

الْمَلِيْكِ الْجَلِيلِ تَحْفَظُهُ شُرُّوكَاتْ جَمَان

نَبَاتَتْ كِي رَاه نَوْبَةٌ

ہفتہ دنیوٰ کَلِمَةٌ حَمْرَبُوْلَه

INTERNATIONAL
URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI
PAKISTAN

جلد ۲۲

۲۲/ زوال قدر ۱۴۳۵ھ / ۱۵ آپریل ۲۰۰۵ء شمارہ ۲۰۵



اللَّهُ كَرِيمٌ وَّهَدَى

مَغْرِبِ مِنْ إِسْلَامٍ

امتحان کی ضرورت



شید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی جلالہ

قطع حجی کا و بال کس پر ہوگا؟

س..... میں نے ایک حدیث میں پڑھا تھا کہ "جس نے اپنے مسلم بھائی سے ایک سال تک تعلق رکھا گواہ اس نے اسے قتل کر دیا۔" عرض یہ ہے کہ اگر ایک شخص کسی سے زیادتی کر سکتا ہے پوچھیں کہ اگر معلوم ہے تو وہ پہلے بولے گا یا کہ جس سے زیادتی ہوئی یا کہ کہا دوں پر ہوگا؟

ن..... (۱) یہ حدیث صحیح ہے مکملۃ ثریف ص ۳۷۸ میں ایڈاؤڈ کے حوالے سے قتل کی ہے۔ ایڈاؤڈ کے علاوہ مسند احمد اور مسند رک حاکم و غیرہ میں بھی ہے:

"حضرت ابی خراش روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے اپنے بھائی سے ایک سال تک تعلق رکھے تو اسے اس نے گویا اس کو قتل کر دیا۔"

مقصود اس حدیث سے قطع تعلق کے و بال سے ذرا تباہ کہہ اتنا عجیب گناہ ہے جیسے کسی کو قتل کر دیا۔

(۲) دو شخصوں کے درمیان رنجش اسی وقت ہوتی ہے جبکہ ایک شخص دوسرے پر زیادتی کرے اور جس شخص پر زیادتی ہوئی ہو ظاہر ہے کہ شریعی حدود میں رہے ہوئے اس کو بدلہ لینے کا بھی حق ہے (بدل کی نوبت اہل علم کے سامنے پیش کر کے ان سے دریافت کر لیا جائے کہ یہ جائز ہے یا نہیں؟) اور طبعی طور پر رنج ہونا بھی لازم ہے میں شریعت نے تمین دن کے بعد ایسا رنج رکھنے کی اجازت نہیں دی کہ بول پال اور سلام دے گئی بذریعہ ہے۔

(۳) جن دو شخصوں یا بھائیوں کے درمیان رنجش ہو ان کو چاہئے کہ تمین دن کے بعد مجس قسم کرو دیں اور جو شخص اس رنجش کو قسم کرنے میں چکل کرے وہ اجر عظیم کا مستحق ہے۔

(۴) اور جس شخص نے اپنے بھائی پر زیادتی کی ہو وہ اپنے بھائی سے معاف نہ لے گا اور اس کی عذالت ہو تو عذالت بھی کرے۔

(۵) اگر کوئی شخص عالم ہے، علم و زیادتی سے باز نہیں آتا تو اس سے زیادہ سکل بول شد کہا جائے۔ میں اس قطع تعلق کی وجہ سے زیادہ سکل بول شد کہا جائے۔

کہ سلام کلام بھی بن کر دیا جائے اور مرنے جیسے میں بھی نہ جایا جائے بلکہ جہاں تک اپنے بھی میں ہواں کے شریعی حقوق ادا کرتا ہے۔

(۶) قطع تعلق اگر بیوی رنجش کی وجہ سے ہو تو جیسا کہ اپنے شریعی کیا گیا۔ کناہ کبیر ہے یہ میں اگر وہ شخص بد دین اور مگر اور ہوتا اس سے قطع تعلق دین کی بنا پر نہ صرف چاروں بکھرے شخص اوقات ضروری ہے۔ علم الاعداد کیکھنا اور اس کا استعمال:

س..... میں نے شادی میں کامیابی و ناکامی معلوم کرنے کا طریقہ سمجھا ہے جو اعداد کے ذریعہ کالا جاتا ہے۔ اس کی شریعی شیخیت کیا ہے کوئی کوئی غیر کاظم اور معرف اللہ کا ہے؟

ن..... غیر کاظم اور معرف اللہ کا آپ نے کھا ہے انش تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ اس لئے علم الاعداد کی رو سے جو شادی کی کامیابی یا ناکامی معلوم کی جاتی ہے یا اس مولود کے نام جو بزر کے جانتے ہیں یہ شخص انکل پھر چھر ہے۔ اس پر بیان کرنا گناہ ہے۔ اس لئے اس کو حقعاً استعمال نہ کیا جائے۔ (والله اعلم)

کسی کی جویں گلگوشنہ تیار کی جو خط کھوئا:

س..... کچھ اداروں میں یہ خالد طریقہ کار رائٹنگ ہے کہ دہان کے ماز من کی نیلگین پر ہونے والی گلگوشنی جاتی ہے اور کسی ملزم کے نام کوئی خط آتا ہے جاہے وہ ذاتی ہو یا دفتری اکھوں لیا جاتا ہے اور اس کے بعد انتقامی کی اگر مرہنی ہو تو اسے دے دیا جاتا ہے ورنہ اسے ہماں نہیں چل پاتا کہ اس کے نام کوئی خط بھی آیا تھا۔ آپ اسلامی نظم کا وہ استاد تھا تھیں کہ دہون و رکش کسی میں ہیں؟

ن..... کسی کی جویں گلگوشنہ اس کی امانت ہے گلگوشنہ کا منہا اور کسی کے خط کا کھوانا اس امانت میں خیانت ہے اور خیانت گناہ کبھر ہے۔ اس لئے کسی کی گلگوشنہ اور اس کے خط کا کھوانا جائز ہے الای کہ یہ شہہر کو کہہ گلگوشنہ اس شخص کے خلاف ہے۔

پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ

حکومت جلد ثبت اعلان کرے

ان مطوروں کے لئے جانے ملک سابق وزیر اعظم چودھری شجاعت حسین سابق وزیر اعظم میر ظفرالله خان، جمالی وفاقی وزیر اطلاعات شیخ رشید احمد اور وفاقی وزیر مذہبی امور اعماق از احق نے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے حوالے سے عند یہ دیا ہے جو اس مت ایک ثبت تیڈیں رفت ضرور ہے لیکن تا حال کا بینہ کے اجلas میں اس کی منظوری کا فیصلہ نہیں ہوا جس کی وجہ سے گواام الناس اور مذہبی رہنماؤں میں بدستور تشویش پائی جاتی ہے۔ ملک میں پائی جانے والی سلم اکثریت نے مختلف انداز سے کافرنیوں احتیاجِ ریلی اور جلوں کے ذریعہ اپنا یہ مطالبہ حکومت تک پہنچا دیا ہے کہ مسلمانوں پاکستان پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی سے کسی کتر حل پر تباہ نہیں ہیں بلکہ مذہب کے خانہ کی بحالی ایک مشترک اور متفقہ عمومی مطالبہ ہے جس کا پروار کرنا حکومت کی آئینی ذمہ داری ہے۔ حکومت سے تو قع ہے کہ وہ مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ مان کر حرمین شریفین کے تقدس کو پا مال ہونے سے بچائے گی اور قادیانیوں کی جلسازی کا راستہ روکے گی۔

اسلام کا خاتمه..... قادیانیوں کا اصل مقصد

ظلم و نا انسانی میں ہر قادیانی اپنے مذہبی پیشو امر ز افلام احمد سے بھی دو ہاتھ آ گے ہے۔ مسلمانوں کی حق تھی ان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا انہیں بدنام کرنے کے لئے اور مجھے ہجکنڈے استعمال کرنا، ہر مقام پر انہیں پیچا دکھانے کی کوشش کرنا، اسلام اور مسلمانوں کو پیشے نہ دینا، مسلمانوں کی مجری کرنا، اسلامی تعلیمات کا نہ اتنا اڑاکا، یہ قادیانیوں کے ان چند گناہوں میں سے ایک ہے؛ جن کا ارتکاب ہر قادیانی اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر کرتا ہے۔ دنیا بھر میں اس وقت اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی جو نہ مومن ہم مل رہی ہے، اس میں کہیں نہ کہیں قادیانی عنصر بھی موجود ہوتا ہے جو اپنے آقاوں کو اپنی وقارداری کا یقین دلانے کے لئے چوری چھپے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر وقت صروف عمل رہتا ہے۔ مسلمانوں کو نقصان پہنچانا قادیانیوں کے نزدیک کتنا اہم ہے؟ اس کا ایک عام مسلمان انداز و نہیں کر سکتا لیکن برسوں قادیانیت سے نسلک رہنے والے سابقہ قادیانی جب اس راز سے پر دہ اٹھاتے ہیں تب معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا اصل میشن مذہبی اور دینوی ہر جیش سے مسلمانوں کو ختم کر دینا ہے تاکہ دنیا میں اسلام کا نام لینے والا کوئی شخص باقی نہ رہے اور قادیانی اپنے ہاٹل عقائد و نظریات کو اسلام کا نام دے کر دنیا کو گمراہ کر سکیں۔ پوری دنیا میں قادیانی ان مطوروں میں ذکر کئے گئے انداز جاریت پر عمل ہی رہا ہے۔ گوان کا طریقہ کارا تاخیبہ ہے کہ عام مسلمان اسے صحیح طور پر سمجھنیں پاتا لیکن وہ بہر حال انہی خطوط پر کام کر رہے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں کو درست طور پر بجھ کر ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش کی جائے جس کے لئے ہر مسلمان کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے۔ دین اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموسی کے تحفظ کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس اہم عقیدے کے بارے میں ضروری معلومات سے خوبی آگاہ ہوں اور اپنے اہل خانہ اور احباب و متعلقین کو بھی اس سے آگاہ کریں۔ نیز قادیانی عقائد و نظریات سے واقفیت اور ان میں پائی جانے والی کمکی کا علم ہر مسلمان کو ہونا چاہئے تا کہ خدا غافواست اگر کوئی قادیانی کسی مسلمان کو دھوکہ دی کے ذریعہ اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کرنا چاہے تو وہ مسلمان بروقت ہوشیار ہو کر خوبی آس قادیانی کے شر سے نجات کے لئے اور اپنے احباب و متعلقین کو بھی اس کے فتنے سے بچا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ عقیدہ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے تحفظ اور روزہ قادیانیت کے لئے کام کرنے والی دینی جماعتوں کے ساتھ حقیقت المقدور تعاون کرنا بھی ہر مسلمان کا مجبی فریضہ ہے جس سے عہدہ برنا ہونے کے لئے اسے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اسید ہے کہ تمام مسلمان اس اہم دینی فریضے غفلت نہیں برٹیں گے اور اس کی ادائیگی کے لئے اپناتن من وطن و قن و قف کر دیں گے۔

حضرت مولانا عبدالجید فاضل دیوبند رحلت فرما گئے

شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدفی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالجید فاضل دیوبند رحلت فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ بدھ کو بعد نماز عصر ادا کی گئی۔ مولانا مرحوم اقراء روضۃ الاطفال ترست کے نائب مدیر حضرت مولانا مفتی خالد محمود نڈلہ کے والد محترم تھے۔ انہوں نے ۱۹۳۷ء میں دارالعلوم دیوبند میں دورہ حدیث کی تھیں جیل کی۔ سابق مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن نوگی رحمۃ اللہ علیہ اور وفاق المدارس العربیہ کے سربراہ حضرت مولانا سالم اللہ خان دامت برکاتہم دورہ حدیث میں آپ کے ہم سبق رہے۔ آپ مدرسہ مدنیہ العلوم سعمر کے ہبھتھ تھے۔ اقراء روضۃ الاطفال غالی مجلس تحفظ ختم نبوت اور دینی جماعتیں اور اداروں کی سرپرستی فرماتے تھے۔ شیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا محمد فراز خان صاحبزادہ شاہ احسین دامت برکاتہم العالیہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری مولانا اللہ و سایا مولانا محمد اکرم طوقانی مولانا محمد اسمائیل شجاع آبادی مولانا سید عیاد احمد جلال پوری مولانا محمد راشد مدینی محمد انور اور جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ناؤن کے ہبھتھ حضرت مولانا ذاکر ز عبد الرزاق اسکندر دامت برکاتہم نے مولانا عبدالجید کی وفات کو ایک بہت بڑا نقصان قرار دیتے ہوئے کہ ایسے حضرات کا وجود پرے عالم کیلئے اللہ کی رحمت کو کھینچنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اکابر علماء اور بزرگان دین کی رحلت علم کے اس دنیا سے رخصت ہونے اور ان اکابر کے وجود سے وابستہ برکات کے انعام کا اشارہ ہے۔ انہوں نے مرحوم کے پسمندگان سے اظہار تعزیت کیا اور مرحوم کے لئے درجات کی بلندی اور پسمندگان کیلئے مبر جیل کی دعا کی۔

ضروری اعلان

جلد کی تہذیلی کے بعد ہفت روزہ "ختم نبوت" کے اندر وہن وہیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقايا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یادو ہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقايا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنا م ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی بذریعہ منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں۔

نوت : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔
(اوارة)

اللہ کی رحمت پر بہت

عطافر میں یہ صد دیا کہ خود بھی ان کو یقین عطا فرمایا اور دوسروں میں یقین پیدا کرنے کی بھی ان میں طاقت پیدا کر دی اور ہزاروں آدمیوں کے یقین کا سبب ہن گئے۔ اسی طرح مولا نارویؒ کے دل میں ایک تپ پیدا ہوئی اور ان کو اپنے اندر ایک بالغی خلا گھوس ہوا کہ سب کچھ ہے باہر سے عالموں کا لباس ہے عالموں کی زبان کا ہے عالموں کا دماغ ہے عالموں کا علم ہے کتب خانہ کا کتب خانہ میرے دل میں بھرا ہا ہے لیکن جو چیز ہوئی چاہئے وہ نہیں ہے میرے اندر وہ نہیں ہے۔ اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: "ان تبعد الله کانک تراه" (تمہاری عبادات ایسی ہوئی چاہئے جو کہ اس کا دل کو دیکھ رہے ہو) اس سے میرا دل خالی ہے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل علیہ السلام نے پوچھا: ما الا حسان (احسان کے کتنے ہیں؟) فرمایا: ان تبدل اللہ کانک تراه (تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور مشاہدہ کر رہے ہو) لانم تکن تراہ (اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے ہو تو پھر خیال کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے) فانہ براک۔

حضرت روی کو بھی اسی شدید احساس نے بھی چھکا دلوں کو گرم کیا ہے آج بھی اس سے ایمانی کیفیت پیدا ہوئی ہے۔

الرسول میری زبان پر رہتا ہے، لیکن میرے اندر جس

ناپسند کرتے ہو۔" اس کے لئے بلند ہمتوں اور حقیقت شناسوں

نے بڑے بڑے نعت خوان سر کئے ہیں۔ سمندر کھالے ہیں پھر کوہ مقصود ہاتھ آیا ہے۔ ایک نام غزالیؒ کی مثال یعنی۔ وہ نام غزالیؒ جن کو اللہ تعالیٰ نے علم کی بادشاہی عطا فرمائی تھی اور جو بوریے پر بینہ کر باشاعت کر رہے تھے ان کو یہ گھوس ہونے لگا کہ

میرے اندر جو یقین ہوتا چاہئے وہ نہیں ہے۔ آخر میں اس پوری شان و شوکت کو تھرا کر چلے گئے کہ جب تک

مولانا ابو الحسن علی مددویؒ

وہ یقین کی کیفیت میرے اندر پیدا نہیں ہو گئی میں واپس نہیں آؤں کا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی:

"والذين جاهدوا لغنا لنهدينهم

صلبا۔"

ترجمہ: "جو اللہ کے راستے میں لکھے ہے انسان کی مدد فرماتا ہے۔"

خدانے ان کو ان کی جگتوں میں کامیاب کیا اور وہ دولت عطا کی جس کی ان کو خلاش تھی اور ایسا یقین لے کر

آئے اور ایسی معرفت لائے جو آج بھی ہزاروں نہیں

لاکھوں دلوں کو گرم کیا ہے آج بھی اس سے ایمانی

کیفیت پیدا ہوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے صدق طلب کی ان کو یہ جزا

"ان الذين آمنوا والذين
هجرروا وجاحدوا لى سبل الله
او لئک یرجون رحمة الله۔"

ترجمہ: "بے فک جو لوگ ایمان
لائے اور جنہوں نے اجرت اور محنت کی راہ
خدا میں وہی امیدوار ہو سکتے ہیں رحمت حق
کے۔"

گوہر مقصود یوں بتا ہوئیں آتا:

سارے علم و مطالعہ عبادات و ریاضیات اور
ساری اصلاح و تربیت کا مقصود حاصل معرفت اور یقین
ہے، لیکن یہ معرفت و یقین کوئی ایسا گراہنماں نہیں ہے
جو راستہ چلتے مل جائے اسی اپنے مشاہل اور تفریحات
اپنی معافی جدوجہد اپنی خواہشات کی تکمیل اور زندگی
کے لئے بندھے نظام میں مشغول رہیں اور یہ گوہر مقصود

ہمارے ہاتھ آجائے۔ یہ بات غیرت خداوندی کے
خلاف ہے۔ فتح ایمان اور رحمت یقین کوئی لکھی جیز
نہیں جو ہر کسی کے لئے لگادی جائے چاہے اس کو اس کی

طلب ہو چاہے نہ ہو چاہے اس کو اس کی قدر ہو چاہے نہ
ہو۔ قرآن شریف میں ایک غیربرکی زبان سے آتا ہے:

"انلز مکمرها والنم لها
کارهون۔"

ترجمہ: "کیا ہم ایمان کی دولت
تمہارے لگے لگادیں گے چاہے تم اس کو

بُشَرٌ" کوئی قیاس دہاں تک نہیں بھائی سکتا اور اس میں کوئی حدود قائم نہیں ہو سکتے کہ اتنی اور اتنی دوسری بہاں سے دہاں تک کوئی اس کا رقبہ نہیں کوئی اس کی یونیٹ نہیں کوئی اس کا عمق اور اس کا کوئی عرض و طول نہیں یہاں تک کہ کوئی اس کا نام نہیں! اس وہ اللہ جس طرح چاہے ہے کہ روزے کے لئے ہے کہ روزہ خاص ہے اسی لئے ہے اور میں ہی اس کا بدل دوں گا اب کیا بدلہ ٹھیں گے؟ بس میں جانوں کی میں بدل دوں گا بدلہ جس کو ملے وہ اس کو بھوکھ کہا ہے باوجود یہنے والا ہے وہ جانے ایسے ہی یہاں بھی: "اولنک بر جون رحمة الله" کسی مثل میں اللہ کی رحمت ظاہر ہو گی جماعت کے ساتھ کیا ہو گی فرد کے ساتھ کیا ہو گی امت کے ساتھ کیا ہو گی ملک کے ساتھ کیا ہو گی زمان کے ساتھ کیا ہو گی؟ کوئی نہیں تھا سکتا۔ وہ فرماتا ہے مگر اس کے لئے شرط کیا ہے: "ان اللہين آمنوا والذين هاجروا وجاحدوا لى سهل الله اولنک بر جون رحمة الله."

ایمان بہتر جہاد تین چیزیں ہوں اس کے بعد "اولنک بر جون رحمة" کو قدم کپھ دو یہ کوہ امید کر سکتے ہیں اللہ کی رحمت کی وہ یہ کچھ اللہ کی رحمت کے سخت ہو سکتے ہیں اس کے خطرہ کے ہیں مگر پہلے یہاں تو ہو طلب تو ہوا ہے اندر کی کا حساس تو ہوئی شرط پابی جائے تو خدا کی رحمت خود دیکھیری کے لئے ہوتی ہے: "جاہدوا لى" کی تفہیق ہطا ہوئی ہے اور انسان نام غریبانی مولانا روئی اور اصحاب نبی کی صفات و اخلاق کا حال ہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسی جدوجہد اور خصی عزم کے بغیر دین اور علم کے بھی ثرات حاصل نہیں ہونے پاتے دین کی اللہ کے یہاں جو قدر ہے اس کے لام اللہ کی غیرت کے خلاف ہے کہ وہ کسی کو بلا طلب میں جائے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ہر دن کی رحمت نہ ہو گی۔ ایک عام آرڈی کی مہریاں بھی مہریاں ہے ایک ایسا اوری کی مہریاں اس سے زیادہ ہوتی ہے ایک بادشاہ کی مہریاں اس سے بڑے کر ہوتی ہے لیکن اللہ کی مہریاں کا کیا کہنا: "مالا عن رات ولا اذن سمعت ولا عطر على قلب

دین کی بہار ہے یہ اس اخلاق کی برکت ہے اور اس طلب کی برکت ہے جو شاہ غلام علی صاحب کے پاس مولانا روئی کے راستے تھے۔

رحمت الہی کے امیدوار:

میں نے شروع میں پڑھا:

"ان الذین آمنوا والذین

هاجروا وجاحدوا لى سهل الله

اولنک بر جون رحمة الله."

ترجمہ: "بے شک جو لوگ ایمان

لائے اور جنہوں نے اللہ کے راستے میں اپنا

گھر پار چھوڑا اور اللہ کے راستے میں انہائی

کوششیں کیں وہی لوگ کچھ امید کر سکتے ہیں

اللہ کی رحمت کی۔"

"رحمت" کا لفظ ایک ایسا لفظ ہے کہ جب اس کی نسبت اللہ کی طرف کی جائے تو اس سے ایک لگنی رحمت مطلق مراد ہوتی ہے جو غیر مسلم اور غیر محدود زمان و مکان کی تمام پابندیوں سے آزاد ہوتی ہے۔ اس میں علم ہے اس میں معرفت ہے اس میں یقین ہے اس میں تقویٰ ہے اس میں احسان ہے اس میں تقویٰ ہے اس میں محبوبیت ہے اس میں کرامت ہے اس میں خوارق ہیں اس میں نصرت ہے اس میں تائید ہے اس میں ظہر ہے اس میں عزت ہے سب کچھ اس میں آتا ہے۔ یہاں پر اللہ نے "رحمت" کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے درستہ مکاتا: "اولنک بر جون الرحمة" فرمادیا کہ معلوم ہو کہ یہ رحمت الہی کسی ہو گی؟ وہ کوئی اسکی وسیکی رحمت نہ ہو گی۔ ایک عام آرڈی کی مہریاں بھی مہریاں ہے ایک ایسا اوری کی مہریاں اس سے زیادہ ہوتی ہے ایک بادشاہ کی مہریاں اس سے بڑے کر ہوتی ہے لیکن اللہ کی مہریاں کا کیا کہنا: "مالا عن رات ولا اذن سمعت ولا عطر على قلب

درجہ کا یقین ہوتا چاہے میرے اندر جو سوز ہوتا چاہے میرے اندر دین کی جو ترب ہوئی چاہے میرے اندر جو مشاہدہ کی یقینت ہوئی چاہے تھی وہیں ہے۔

یہ احساسی یقینت یہ مشاہدہ یہ ترب اور بے چنی اور یقین توکل کی وہ طاقت کیسے پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کے لئے ایک ایسے صاحب یقین مرد ہا خدا کی محبت درکار ہے جو بڑے سے بڑے یقین سے خالی دل کو گی

یقین کی دوست بخش مکاں کے لئے ایک ایسے یقین و ایمان سے معمور ماحول کی ضرورت ہے جس میں آکر ہٹے سے ہٹا لکھ کی تذبذب سے مارا ہوا انسان یقین دایمان کی دوست سے سرفراز ہو جائے ان کو یہ معلوم ہوا کہ اس وقت دل میں اللہ کا ایک بندہ ہے جو یقین کا سودا پیچتا ہے جو یقین کی دوست کو پانٹا ہے جس کے پاس بیٹھنے سے قلب گرا جاتا ہے جس کے پاس بیٹھنے سے یقین کی یقینت پیدا ہو جاتی ہے تو اس اللہ کے نیک بندے کی خدمت میں حاضر ہونے کی خواہش نے ان پر اپنے بستر پر میخی نیند حرام کر دی اب ان کا جی نہیں ملتا تھا بس وہ بہا سے ہل کھڑے ہوئے چنانچہ وہ اس خانقاہ میں ایسے پڑے اور ماہما سے ایسے کئے کہ وہ دوست لے ہی کرائے اور خدا نے ان کی طلب صادق اور حکمت شاقد سے ان کو ایسا سرفراز کیا کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب کے خلاف سے کہا تو میں ہوئے شاہ غلام صاحب نے ان کو رحمت کیا اور پرے سے عراق کرستان اور ترکی کی اصلاح کا کام سونپا اور جیسا کہ قرآن شریف میں آتا ہے:

"مثُل كَلْمَةِ كَشْجَرَةِ طَيْبَةٍ
اَصْلُهَا تَابِتٌ وَفَرَعَهَا فِي السَّمَاءِ تَلْقَىٰ
اَكْلَهَا كَلْ حِنْ بَاذْنِ رَبِّهَا."

الله تعالیٰ نے حضرت روئیؑ کو اس آیت کا مصدق بنا دیا۔ ذیر ہو برس ہو گئے لیکن آج بھی ان کا نام زندہ اور ان کے ہی صدقے سے ان علاقوں میں

ایک بچہ

پادشاہ کے دربار میں!

سے پوچھا تاہم اس میں کمی کہاں ہے؟ اس نے کہا مجی کی
اس میں کوئی مخصوص جگہ نہیں ہوتی بلکہ ہر قطرہ میں ہے
اس پر نعمان نے کہا کہ جب محدود ختم ہونے والی چیز ہے
قطرہ میں ہر حصہ میں ہو سکتی ہے تو وہ خاتم ارش دنماہ ہر
جگہ کیوں نہ ہوگا۔

سوال: پھر قاصد نے خاتم ہو کر چوتھا سوال کرڑا۔
کاشتہ تعالیٰ کیا کر رہا ہے؟

جواب: جوہا! نعمان نے کہا اس کے بہت سے
کام ہیں ان میں سے ایک کام یہ کیا کہ اس نے تجویز ہے
کافر کو برسے اتا را اور مجھے ہیسے مومن کو اس پر بخالیا یا ایک
چیز کی ذہانت اور جرأت اور علیٰ دہدبا اور رعب تھا۔ ایک
بہت بڑے مجمع میں مختلف اسلام کو لاجواب کر دیا اور
اسلام کا پرچم بلند کر دیا۔ آپ کے ذہن میں آیا یہ پچھہ کون
ہو سکتا ہے؟ اگر نہیں آیا تو پھر ہم تداریتے ہیں مگر ہر بعد
میں بھول نہ جانا۔ یہ عالم اسلام کے قسم ہیرہ امام ابوحنین
جن کو زین العابدین اعظم ابوحنین کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ان
کے بڑے کمالات ہیں ان لوگوں نے دن درات ایک
کر کے دین کا کام کیا جو مخصوص اس قدر ذہن تھے وہ
بڑے ہو کر اس نام کے نام بن گئے۔ جن کی تشریفات
قرآنی پر گل کر کے احلاف نے راستہ تھین کیا۔ اللہ ان
کی قبر پر رحمت کی بارش نازل کرے۔ آمین۔ (مزید
تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب فتح و المحتفہ)

چار شادیاں ہوتیں کے لئے کیوں جائز نہیں؟

ہمارے امام ابوحنین سے ایک مرتبہ ایک عمرت نے

سوال: اللہ تعالیٰ سے پہلے کون تھا؟

نعمان کا جواب: اعداد (ایک ڈین) کو شمار
کر کے بتاؤ کہ ایک عدد سے پہلے کون ساعدہ ہے؟ قاصد
نے کہا اس سے پہلے کوئی عدد نہیں آتا۔ نعمان نے کہا اس
سوال کا فیصلہ ہو گیا کہ جب محدود واحد (مجازی) لفظ سے

پہلے کوئی چیز تھیں ہو سکتی تو واحد (حقیقی) معنوں سے
پہلے کوئی شے کیے تھیں ہو سکتی ہے؟ لہذا ہمارا ایمان ہے
کہ اللہ تعالیٰ سے پہلے کوئی شے نہ تھی اس سے لا جواب
ہو کر قاصد نے دوسرا سوال کیا:

سوال: اللہ تعالیٰ کا من کس طرف ہے؟

قاضی محمد اسرائیل گردنگی

جواب: نعمان نے کہا کہ دربار میں جب مشعل
(مشعل) روشن ہوتا ہے تو اس کا من کس طرف ہوتا ہے؟
قاصد نے کہا کہ اس کا من چاروں طرف برابر ہوتا ہے۔
نعمان نے کہا: بس اس کا جواب بھی ہو گیا ہے جب نور
مجازی کی جانب تھیں نہیں تو تور حقیقی (الله تعالیٰ) کا من
کیسے ایک طرف تھیں ہو سکتا ہے اور جب نور مجازی ہر
طرف پھیلا ہوا ہے تو تور حقیقی بطریق اولیٰ ہر جگہ موجود
ہے۔ قاصد جب لا جواب دنوں سوالوں میں ہوا تو
اپا نک تیرساوں کر دیا۔

سوال: ہر موجود شے کے لئے کوئی نہ کوئی جگہ

ضرور ہوتی ہے تائیے اللہ تعالیٰ کہاں ہیں؟

جواب: نعمان نے دو دن ملکوایا اور اس دھریہ

کوفہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں
ایک بچہ بیدا ہوا والد کا نام ثابت تھا اور اس نے اپنے
بچے کا نام نعمان رکھا۔ یہ بہت ذکی اور حاضر جواب
تھے۔ ایک مرتبہ قیصر روم (باہشاہ روم) نے اپنے قاصد
کو تھانف دے کر ظیفہ منصور کے دربار میں بیٹھا اور حکم
دیا کہ خلیفہ کو کہنا کہ اپنے ملک کے علمائے کرام کو جمع
کر کے ان سے چند سوالات کے جائیں۔ پھر محقق
جواب پر وہ انہیں تقسیم کر دیں، قاصد نے شاہ روم کے
اس حکم نامہ کو خلیفہ کے دربار میں پہنچایا انہوں نے تمام
علماء اور حکماء کو جمع کیا اور ثابت اپنے مخصوص ہیئت کو اس
انہیں میں ساتھ لائے۔ اس اجتماع کو خاص انہیز سے
منعقد کیا گیا، جس میں ایک بزرگ رکھا گیا اور اس پر قاصد
نے یہ کہ تمام علمائے کرام کو خطاب کرتے ہوئے چند
سوالات کے توکسی نے جواب نہ دیا۔ اس نہادت کو
برداشت نہ کرتے ہوئے نعمان نے اپنے والد تھابت
سے جواب دینے کی اجازت طلب کی، وہ تال فرم اکر
ٹھکر ہوئے کہ یہ بچہ کیسے جواب دے گا۔ اس وقت نہ
اس کی عمر ہے نہ علم ہے کہ اس کا جواب دے سکتے ہیں
نعمان کے پہر زور اصرار پر اجازت مل گئی پھر آپ اپنی
نشست چھوڑ کر بزرگ کے قریب آئے اور قاصد کو کہا سائل
شاگردی میں ہوتا ہے لہذا تو بزرگ سے اتر کر سوال کر میں
اس کا جواب دوں گا قاصد بزرگ سے اتر آیا اس کی جگہ
نعمان بیشیست استاد وحی بزرگ پر تعریف فرمائے اور
قاصد کو کہا کہ سوال پچھئے اس نے کہا:

سوال کیا کیا ہے کہ ایک مرد چار شادیاں کر سکتا ہے اور عورت نہیں کر سکتی؟ حضرت امام صاحب نے فرمایا۔ کہری کا دو دھنے مل جائے گے؟ لہذا مردوں کی اولاد ہو تو پھر ایک برلن میں ڈالجپ رووہ ایک برلن میں ڈالے تو امام صاحب نے فرمایا: اب ان کو جدا کر کری کا دو دھنے مل جائے گے؟ لہذا مردوں کی اولاد ہو تو چار شادیاں کر سکتا ہے مگر عورت نہیں کر سکتی۔ اس میں عورت کی دو دھنے مل جائے گے بیش کا دو دھنے مل جائے اور اونٹی کا دو دھنے مل جائے گا۔ اس عورت نے کہا یہ تو نہیں ہو سکتا۔ حضرت عفت ہی ہے۔ ☆☆

تہذیب کی بنیادیں استوار ہیں۔ اسلام حق و طاقت علم و عمل، جہاد و اجتہاد کا علم بردار کامل دین ہے جو فرد کا احترام خاندان میں احکام سماج کی قلاح و بہبود حکومت میں شورائیت عدل و انصاف اور حقوق العہاد کی تعلیم دیتا ہے۔ آج کے مسلمانوں کا سب سے % الیہ یہ ہے کہ وہ اسلام کو کچھے بغیر ہر چیز کے پیچے دوڑ پڑھے اور اسلام کے مقابلہ میں اس کو ترنجی دیتا ہے۔ افسوس تو اسی کا ہے کہ امت میں احساس زیاد ہاتھ نہیں رہا۔

حضرت نے فرمایا: اب ان کو جدا کر کری کا دو دھنے مل جائے گے؟ لہذا مردوں کی اولاد ہو تو پھر ایک مرد چار شادیاں کر سکتا ہے اور عورت نہیں کر سکتی؟ حضرت امام صاحب نے فرمایا۔ کہری اونٹی کا دو دھنے مل جائے گے بیش کا دو دھنے مل جائے اور اونٹی کا دو دھنے مل جائے گا۔ اس عورت نے کہا یہ تو نہیں ہو سکتا۔ حضرت ایم صاحب نے فرمایا: ان چاروں دو دھنے کو تو حضرت امام صاحب نے فرمایا: ان چاروں دو دھنے کو

امت بننے کی ضرورت

صلیبیوں کے بدل روایں کو روکنے کے لئے امت کو لکارا۔ اسلام ہی اس امت پنا کے چذبہ میں دوبارہ زندگی کی روح پھوک سکتا ہے اور مکمل توحید کی بنیاد پر امت کو تمد کر سکتا ہے۔ رات کی تاریکی اور دن کی روشنی میں ان کے خلاف جو سازشیں رہیں جاری ہیں اور تجزیب کاری کے جو منہوبے ان کے خلاف ہائے چار ہے ہیں اس سے تو وہ بے خبر ہیں وہ ان سیاسیوں اور یہودیوں کے پھیلانے ہوئے قتوں کے جال میں

چکانک

پته:

این آرائونیو نرڈ حیدری پوسٹ آفیس بلک "جی" برکات حیدری ناظم آباد

فون: 0921-21-5671503 فیکم: 6646888-6647655

E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk



علم کی عظمت اور اس کے آداب

فرمایا ہے، پھر نعمان ان سے اجازت طلب کرتے کہ یہ
ہات آگے بیان کروں؟ ان کی اجازت کے بعد
آگے روایت کر دیتے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابراہیمؑ فتح رحمۃ اللہ
علیہ نے حاد رحمۃ اللہ علیہ کو ایک درہم گوشت خریدنے
کے لئے بازار بیجا اور ایک توکری بھی سامان لانے
کے لئے مبیا کی۔ حضرت حاد رحمۃ اللہ علیہ بازار کو چڑھے
راستے میں والد سے تکڑا ہو گیا ان کے والد رحمۃ اللہ
علیہ گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لارہے تھے ان کو
توکری تھاۓ جاتے ہوئے دیکھ لیا ان کے والد نے
اس حالت میں دیکھ کر ان کو ڈانٹا اور ان سے زندگی
لے کر بھیک دی۔ جب ابراہیمؑ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال
ہوا تو طلبہ حدیث نے حاد کے والد کے گمراہی کر
دیکھ دی۔ حاد رحمۃ اللہ علیہ کے والد شیخ لے کر
دروازے پر آئے تو طلبہ نے کہا: ہمیں آپ کے بیٹے
حاد سے کام ہے تو حاد رحمۃ اللہ علیہ کے والد حاد رحمۃ
الله علیہ کے پاس آئے حاد سے کہا معلوم ہوا توکری
نے تھے اس مرتبے تک پہنچا دیا ہے۔

تمن علامات:

حضرت ذوالونون مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
طالب علم میں تمن چیزیں بھالائی کی علامت ہیں:
۱: ... توضیح بن کر علامہ کی تفہیم کرنا۔
۲: ... اپنے میوب پر نکاہ رکھ کر لوگوں کے
میوب سے چشم پوشی کرنا۔

ہے اس کو دینا کے لئے استعمال کیا جائے تو سوائے
ذلت کے کچھ حاصل نہ ہوگا، اس لئے دین سے دینا
کمانے کی نیت نہ ہوں چاہئے۔

بعض اذکیاء نے فرمایا جس نے اپنے استاد کی
قدرتیں پہچانی وہ بھی کامیاب نہ ہوگا، پس چاہئے کہ
اپنے استاد کی رضا جوی کو خلاش کرے اور اس کی حقیقت اور
تاریخی سے دور رہے۔

امام ابوحنیفہؓ بلندی کا راز:

حضرت عائشہ رحمۃ اللہ علیہا یعنی حاد بن الی
سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی، ہن فرماتی ہیں کہ نعمان (غائب)

مولانا محمد حسان سکھروی

امام ابوحنیفہؓ رحمۃ اللہ علیہ مراویں، ہمارے گھر کے باہر
ہماری روائی دھنک کرتے تھے اور دو دھنکی مزید سودا
سلف بازار سے خرید کر لاتے تھے، جب کوئی مستقی

دروازے پر آتا اور مسئلہ دریافت کرتا تو اسے جواب

رسیتے ہو رہا اس سے کہتے تھوڑی دریخت جاؤ ابھی آتا

ہوں اپنے استاد حضرت حاد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس

تشریف لے جاتے اور کہتے کہ باہر ایک غصہ آیا ہے

اس نے مجھ سے یہ مسئلہ دریافت کیا ہے؟ میں نے اسے

یہ جواب دیا ہے کہ آپ کی اس مسئلہ میں کیا رائے ہے؟

حضرت حاد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ

حدیث علامہ نے بیان فرمائی اور ہمارے اصحاب کا

ارشاد ہے اور ابراہیمؑ فتح رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد

ذلت ہا عاش عزت:

فرمایا: بعض اذکیاء کا مقولہ ہے کہ جس سے
تعظیم کی ذلت پر صبر نہ اوس کا وہ عمر بھرا جائی جہالت کی
حالت میں گزارتا ہے جو علم کی خاطر ذلت کا واسی
عماستہ ہے وہ دونوں جہاں میں عزت پاتا ہے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے مردی ہے
فرمایا کہ کوئی آدمی اس علم کو ہادشاہت اور عزت نفس
سے حاصل نہیں کر سکتا، لیکن جو اس کو ذات نفس عجہتی
اور علماء کی خدمت کے ذریعے سے حاصل کرے گا تو
وہ کامیاب ہوگا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر علماء کرام
کے سامنے توضیح رہنے کی بھیر کی گئی تو فرمایا: میں اپنے
نفس کو علماء کرام کے سامنے ذلیل کرتا ہوں اور وہ
میری عزت کرتے ہیں، اگر آپ اپنے نفس کو ذات میں
کریں تو اس نفس کی عزت کون کرے گا۔

اخلاق نہایت ضروری ہے:

حضرت قاضی امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا: اے میری قوم! اپنے علم کی عایت اللہ تعالیٰ کی
رضاب جوی کو ہادا اس لئے کہ میں کبھی کسی مجلس میں نہیں
بیٹھا گرم میں نہیں توضیح کی نیت کی ہے، اس مجلس سے
جب میں کھڑا ہو ا تو مجلس میں سب سے زیادہ ہا عزت
تحادر جب کسی مجلس میں علوی کی نیت کر کے بیٹھا جب
کھڑا ہو تو سب سے زیادہ ذلیل قاؤ اس لئے کہ علم
ایک عہادت ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور قربت کا ذریعہ

امام ابو راؤد و خصائص و عادات میں امام احمد بن حنبل
رجت اللہ علیہ وسلم کے مشاپختے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے
اور امام وکیع شیخان تواریخ رحمۃ اللہ علیہ کے اور شیخان
تواریخ رحمۃ اللہ علیہ امام مسحور رحمۃ اللہ علیہ کے مشاپختے
اور امام مسحور رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ
علیہ کے اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور علیہ کے
حضرت علیق رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبداللہ بن مسحور رضی
رحمۃ اللہ علیہ کے اور علیق رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ حضرت
عبداللہ بن مسحور رضی اللہ عنہ فھائل و عادات میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاپختے۔ یہ بہترین و
اعمال ان ائمہ ہدیٰ سے منقول ہیں جنہیں اس میدان
میں اونچا مقام حاصل ہے اور یہ اقوال ان کے حالات
کی عکاسی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے قلع قدم پر
چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں یا رب العالمین۔

☆☆.....☆☆

استاد کی قدر:
اس قسم کی مثالیں علم ادب کی اجنبی تک پہنچنے
کے لئے بہترین شعل رہا ہیں چنانچہ ایک سعادت مند
طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ اپنے استاد کی قدر
پہنچانے اور ان کی تعلیم کر کے اور ان کا ادب کر کے اور
ان کی اپنائی کو باتحسے ہرگز جانے نہ دے غایت یہ کہ
ان کے رنگ میں رنگ جائے اور ان کے فضل و احسان
کو فراموش نہ کر کے اور ان کی اولاد و اقارب کا خیال
رکھے اور ان کے حقوق ان کی زندگی میں ادا کر کر رہے
اور وفات کے بعد بھی ان کے حقوق سے غافل نہ رہے
وقتاً فوت ان کی قبر کی زیارت کرتا رہے اور ظلوت و
جلوت میں ان کے لئے دعاء مغفرت کرتا رہے۔
استاد کے ہم رنگ ہوتا:
امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے شاگرد کے استاد کے
رنگ میں رنگ جانے کا نقش اس طرح ظاہر فرمایا کہ

۳: علم کی طلب میں مال خرچ کرنا دنیا کی
ہاشمیہ بہار پر ترجیح دیتے ہوئے۔ یہ تینوں امور طلب
علم میں کامیابی کا زینہ ہیں۔
فرمایا کہ حضرت امام سعین بن قطام رحمۃ اللہ
علیہ عمر کی نماز ادا کر کے اپنی سہب کے سہارے سے
لپک لگا کر ہینہ جاتے، ان کے سامنے علی بن مديہ
رحمۃ اللہ علیہ علامہ شاڑا کوئی رحمۃ اللہ علیہ عمرو بن علی
رحمۃ اللہ علیہ احمد بن خبل رحمۃ اللہ علیہ سعین بن مسین
رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر طلباء حدیث کھڑے کھڑے ان
سے حدیث کے ہارے میں سوالات کرتے یہ تمام
طلباء عصر نہ مغرب اپنے پاؤں پر کھڑے رہتے یہاں
تک کہ مطرب کی اذان ہو جاتی۔ امام قطام رحمۃ اللہ
علیہ کسی سے نہ فرماتے کہ ہینہ جائے اور نہ طلبہ میں سے
کوئی طالب علم ان کی بیہت کی وجہ سے اس کی جو اس
کر سکتا تھا عجیب حالت تھی ان حضرات کی۔



®

TRUSTABLE
MARK

Hameed

BROS
JEWELLERS

3, Mohan Terrace Sharhah-e-Iraq Saddar Karachi. Code: 74400

Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) - 5671503

امامت پرستی کی فضروت

چلی گئی۔ مسلکی گروہ بندیوں میں ذات برادریوں میں بنتی چلی گئی، عربی اور ہنگی میں تھیم ہوتی گئی، ذیچہ ہزار سال کے نشیب و فراز سے گزرتی ہوئی، یہ امت اسلام سے دور ہوتی چلی گئی اور جاہلیت سے قریب ہوتی گئی اور اس کے راستے کو اختیار کرنے پر مسلمان ہو گئی جو خود طاغوت کے ہبڑو کار ہیں جن کے مزاج میں استھان اور مطلق العنانیت ہے بلکہ جو خدا کے قانون کے دشمن ہیں مسلمان بھول گئے کہ وہ ایک امت ہیں وہ بھول گئے کہ ان کا مقصد حیات امر بالمعروف اور نهى عن الکفر ہے اور وہ بھول گئے کہ وہ عالم انسانیت کے لئے رحمت ہیں وہ امت وسط ہیں، نہ کہ شریق یا غربی اور نہ عربی یا ہنگی بلکہ صرف مسلم، اس امت کی زبوں حالی کی داستان بڑی طویل اور بڑی دردناک ہے، مسلمان رور ہے ہیں روٹی کے لئے، تعلیم کے لئے ملازمت کے لئے مسلمان پناہ مانگ رہے ہیں جان و مال اور عزت و آزادی کے تحفظ کے لئے اور ان سے مانگ رہے ہیں جو خود خدا کے مقام ہیں، جن کو انہوں نے جان و مال کی قربانیاں دے کر اقتدار کی کریں تک پہنچا رہے ہیں:

”ریکھو مجھے جو دیدہ، میرت نکاہ ہو“

یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ مسلمان اس مقام تک کیوں پہنچ گئے۔ ان کی حکومتیں کیوں مغرب کی حاشیہ بردار بن گئیں، کوئی کہتا ہے جہالت کی

ہے، جس کی کچھ جغرافیائی اور علاقائی شناخت ہو جو کچھ مخصوص رسم و رواج کی پابند ہو ایک نظریہ حیات پر یقین رکھنے والی امت رجسٹریشن زبان و علاقہ اور جماعت اور ذات برادری کی تفریق و امتیاز سے پاک ہے۔ قرآن و سنت کی حامل یہ امت وہ امت ہے جو خدا اور ان کے رسول پر ایمان رکھتی ہے اور اس کی غیر مشروط اطاعت جس کا شعار ہے۔ یہ قیادت کے لئے پیدا کی گئی ہے، یہ وہ امت ہے جو کبھی علم و عمل کی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر رکھی ہے، عالم انسانیت کو امن و سلامتی اور انصاف کی بہار دکھا رکھی ہے مساوات اور انسانی حقوق کی بھالی کی روشن مثال قائم کر رکھی ہے اور مظلوموں کی حایت، محرومین کی دعیری کا اعلیٰ ریکارڈ رکھتی ہے۔ مگر یہ جب کی ہاتھ ہے جب اس نے قرآن و سنت کی اساس پر مکری و ملکی تہذیبی و اخلاقی اور معنوی و سیاسی نفع تعمیر کیا تھا اور جب ان کے اخلاق و کردار سے حق پرستی پہنچتی ہے۔

یہ امت ہے جسے جادہ حق سے نتی گئی اپنا مقام حکومتی گئی۔ ملکی و ملکی قیادت سے محروم ہوتی گئی۔ دینداری اور تقویٰ شعاراتی سے محروم ہوتی گئی۔ اتحاد و اتفاق سے محروم ہوتی۔ رجسٹریشن میں سمنتی ایامت دیگر قوموں کی طرح ایک قوم نہیں

جناب سید علیٰ کلکتہ

الحمد لله! اس وقت دنیا میں حکومت و سلطنت افرادی قوت اور اسہاب و سماں کے اعتبار سے مسلمان کسی سے کم نہیں لیکن سب سے زیادہ مظلوم و مقهور قوم مسلمان ہی ہے۔ وہ امت جو عدل کے قیام اور اصلاح کے لئے پاکی گئی تھی آج وہ زوال و نقصتی کی اس سلسلہ پر پہنچی ہے۔ تقدیم جاہلیت کا یہ عالم ہے کہ بے دینی اور بد اخلاقی کی جتنی تھیں مغرب کے افق پر نمودار ہوتی ہیں اس کو یہ امت اپنی میانے گشیدہ سمجھ کر اپنی تہذیب و ثقافت میں جذب کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس میں حکمران طبقہ اور خواص کو مجھ تیزی سے پہنچ کرتے ہیں۔ گویا ان کو یقین ہو چکا ہے کہ مغرب کی اندری تقدیم کے بغیر وہ ترقی کر ہی نہیں سکتے، اس مغرب کی جو غیب اور آخوند کے تصور سے ہے۔ صرف اتنا ہی نہیں کہ مسلمان مغرب کے علوم و فنون اور تحقیق و احتجاد کو ترقی و خوشحالی کے لئے ضروری سمجھتا ہے بلکہ ان کی تمام ”خوبیوں“ کو بھی سیاست لینا چاہتا ہے جس میں محبوب اتفاق، عیاشی، غماشی اور شراب و شباب بھی شامل ہے۔ حالانکہ یہ امت رسول ہاشمی اپنی ترکیب میں خاص امتیاز رکھتی ہے۔ یہ دوسری قوموں میں کچھ نہیں سکتی یا تو خود ان کو بدل جانا پڑے گا یا بھرپور کردہ ان کو بدل کر دے۔

یہ امت دیگر قوموں کی طرح ایک قوم نہیں

لکھی تھی حالانکہ انہوں نے اکبر کو گمراہ کر کے دین کو برپا کر دیا تھا۔ یاد رکھو کہ میری قوم اور میرا علاقہ اور میری برادری پر سب امت کو توڑنے والی باتیں ہیں۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ صرف کلمہ اور صحیح سے امت نہیں بننے گی، امت

محاذات اور معاشرت کی اصلاح اور سب کا حق ادا کرنے اور سب کا اکرام کرنے سے بننے گی۔ شیطان تھارے ساتھ ہے اس کا علاج یہ ہے کہم ایسا گروہ ہو جس کا موضوع ہے بھلائی اور نیکی کی طرف بلانا اور فساد سے روکنا، اگر مسلمانوں میں امت پنا آجائے تو وہ دنیا میں ہرگز ذیل نہ ہوں گے۔ روس اور امریکا کی طاقتیں بھی ان کے سامنے جھکیں گی۔ اپنے نتوں اور اپنی ذاتوں کو قربان کیا جائے گا لہ امت بننے گی اور امت بننے گی تو عزت ملت گی۔ عزت و ذات روس اور امریکا کے نتوں میں نہیں ہے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے اس کے یہاں اصول اور ضابطہ ہے جو شخص یا قوم خاندان اور طبقہ چکانے والا اصول اور اعمال لادے گا اس کو چکا دیں گے جو شنیدا لے کام کرے گا اس کو مٹا دیں گے۔

ہم مسلمان کام کرتے ہیں خدا کو ناخوش اور خدا کے دشمنوں کو خوش کرنے والا اور امید رکھتے ہیں تھرست خداوندی کی آخر مسلمان ان کی طرف کیوں ہاتھتے ہیں جو خدا کے مقابلے میں خود خدا ہیں بیٹھتے ہیں اپنی خدائی چلاتے ہیں اور سارے انسانوں کو اپنا بندہ اور غلام ہاتا چاہتے ہیں۔ کیا ان کی عُسکری قوت سائنس و ہندو لوگی کی طاقت تہذیبی چک دک ایک نظریاتی امت کو مرعوب و متاثر کر سکتی ہے؟ یہ اسلام ہی ہے جس نے بے سر و سامانی کے دور میں امت کو باقی رکھا ہے۔

خصوصیت ہے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب نے وفات سے پہلے ایک درمندانہ اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا خطاب کیا تھا۔ مولانا کی یہ آخری تتری رسمی جس سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں:

یہ امت بڑی مشقت سے بنی ہے اس کو امت بنانے میںحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے بڑی مشقتیں اٹھائی ہیں اور ان کے دشمنوں یہود و نصاریٰ نے ہمہ شہادت کی کوشش کی ہے کہ مسلمان ایک امت نہ رہے بلکہ گلوے کلوے ہوں۔ مسلمان اپنا امت پنا کھوچکے ہیں جب تک یہ امت بنے ہوئے تھے چند لاکھ ساری دنیا پر بھاری تھے، ایک پاک مقام نہیں تھا، مسجد تک پہنچنی تھی، مسجد میں چاراغ تک جلا نہیں تھا اور فتوہ ہجری تک قریب قریب سارا عرب اسلام میں داخل ہو چکا تھا، مختلف قومیں مختلف زبانوں مختلف قبیلوں کے لوگ ایک امت بن پکے تھے، پھر یہ امت دنیا میں جدھر تک مل کے ملک ہبڑوں میں گردے یہ امت اس طرح نیتی تھی کہ ان کا کوئی

آدمی اپنے خاندان اپنی برادری اپنی پارٹی اپنی قوم اپنی بیوی بچوں کی طرف دیکھنے والا بھی نہ تھا بلکہ ہر آدمی صرف یہ دیکھتا تھا کہ اللہ اور رسول کیا فرماتے ہیں، اگر مسلمان اب پھر امت بن جائے تو دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی ان کا بال بیکا نہیں کر سکتیں۔

مسلمان کے ساتھ خدا کی مدد ہونے کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ مسلمانوں میں نماز ہو، مدرسہ ہوندرسہ کی تعلیم ہو، مدرسہ کی تعلیم تو ابوالفضل اور فیضی نے بھی حاصل کی تھی اور ایسی حاصل کی تھی کہ قرآن پاک کی تفسیر بغیر تظکر کے

وجہ سے کوئی کہتا ہے غربت اور معاشری تھی کی وجہ سے کوئی کہتا ہے سیاہی پھرے پن کی وجہ سے اور بھی وجہات بیان کی جاتی ہیں لیکن افسوس کہ کوئی نہیں کہتا کہ یہ سب بے دلی کی وجہ سے ہے کوئی نہیں کہتا کہ قرآن و سنت سے بے رغبی کی وجہ سے ہے کوئی نہیں کہتا کہ اسلام کی اخلاقی قدرتوں سے بے نیازی برتنے کی وجہ سے ہے اس وجہ سے ہے کہ مسلمان میں "امت پنا" کی صفت ختم ہو گئی۔ اجتماعی زندگی میں اسلام دکھائی نہیں دیتا ہے، تعلیم گاہوں، کارخانوں، دکانوں، حکومتی ایوانوں، عدالتیوں، دانش گاہوں ہر جگہ سے اسلام سے داست و دکھائی نہیں دیتا، ہر جگہ ہر سلسلہ پر جاہلی تصورات سے مسلح کر لی گئی ہے خدا کی قانون کو دنیا کے قانون سے ہم آہنگ کرنے کی آواز اٹھتی ہے۔ دانشوران ملت صد اگار ہے ہیں "بلطم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" اگر خدا خواستہ مسلمانوں کا بھی یہی مسلک ہو جائے تو دنیا ای اخیر کا منصب کون سنبھالے گا اور خدا کی لفترت کیسے آئے گی؟

یہ سوال بارہوڑہن میں طوفان برپا کرنا ہے کہ جو امت بے سر و سامانی کے عالم میں اٹھی تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا میں رحمت بن کر چھاگئی تھی آج اس کی اجتماعی شوکت کیوں ختم ہو گئی ٹیروں کے دلوں سے ان کی بہت کیوں کل کئی دو کیوں بے وزن و بے وقار ہو گئے۔ اس کا

جواب ٹلاش کرنا ضروری ہے، اس کا جواب امریکہ اور یورپ کے مادی نظریوں اور جاہلی عقیدوں میں نہیں ملے گا، اس کا جواب "امت پنا" میں ملے گا، یہ امت پنا کیا ہے؟ یہ قرآن و سنت کی اساس پر تکمیل پانے والی امت کی



حسن معاشرت

خداوندی سے مستثنی بھولیا اور گوئٹھ کے قانون سے
مستثنی نہ بھا کبھی کسی نے گوئٹھ سے نہ کہا ہو گا کہ
تمہارت وغیرہ میں آپ کا کیا فلی ہے آپ صرف امور
انتظام سلطنت میں ہم سے باز پس بچنے والی یہ
ہمارے ذاتی معاملات میں ہم کو لائسنس کا متیند کیوں کیا
ہے کوئی شخص یا یا کہہ سکتا ہے؟ (مفہارا مصحتیہ)

احترام عن الایڈم:

درستی باتیں یہ معلوم ہوئی کہ حسن معاشرت سے
تفصیل تکلیف سے پہنچتا ہے یعنی شریعت نے اس بات
کا خوب اہتمام کیا ہے کہ کسی شخص کی کوئی حرکت کوئی
حالت دوسرے شخص کے لئے اولیٰ وجہ میں بھی کسی تم
کی تکلیف نہ گواری یا اشیش و پریشانی کا باعث نہ بنے
جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت جامع انداز میں
بيان فرمایا ہے: "کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور
نہان کے شرے درہ اسلام مامون ہے۔"

اسلامی معاشرت بے نظریہ ہے:

حضرت قانونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
اسلام میں تو معاشرت ایسی ہے کہ کہیں بھی اس کی نظر
نہیں، مگر معاشرت اس کوئی کہتے کہ تکلفات بھی ہوں
مکبر کے سامان بھی ہوں، کیونکہ مکبر اور تکلف تو
معاشرت کی جڑیں اکھاڑتے ہیں اس لئے کہ مکبر
دوسروں سے بڑا ہن کر رہتا ہے، مگر دوسروں کے ساتھ
ساوات و ہمدردی کہاں رہی؟ اسلام میں معاشرت کی
تعلیم اس طرح دی گئی جس سے انسان میں ت واضح پیدا
ہو اور تجربہ کر لیا جائے کہ بدلوں ق واضح کے ہمدردی و
اتفاق پیدا نہیں ہو سکتا اور یہی معاشرت کی جڑ ہے۔
(اصلاح اُلسُّلَمِيْنَ)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو دین کی کامل بحث عطا

فرما کر اس پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمين)

☆☆.....☆☆

۱:.....حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک بار دولت

کو پر حاضر ہوئے اور دستک دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا میں ہوں آپ صلی
الله علیہ وسلم نے تا گوارے فرمایا: "میں ہوں میں ہوں۔"
فائدہ:

اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو بات صاف کہنی
چاہئے جس کو درے سمجھے، انکی گول مول بات کہنا
جس کے سمجھنے میں تکلیف اور دشواری ہو، بھن میں ذالانا
ہے جو منع ہے۔

۲:.....آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مہمان کو طالب نہیں کر وہ میزان کے پاس اس قدر قیام
کرے کوہ بھگ ہو جائے۔

مولانا محمد فہد

فائدہ:

اس میں ایسے کام سے مانع ہے جس سے
دوسرے کے قلب پر علی ہو۔

ذمہ دوہ واقعات کے علاوہ سیکھڑوں واقعات ایسے
ہیں جن کو کچھ کر پڑھتا تھیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔

معاشرت دین کا جزو ہے:

ہمیں بات پر معلوم ہوئی کہ معاشرت بھی دین
میں داخل ہے۔ دین سے خارج نہیں اس لئے مسلمان
ہونے کے ناطے یہ ذمہ داری ہر مسلمان پر عائد ہوتی
ہے کہ وہ اس کی پاسداری کرے اس کے حقوق سے
روکر دالی نہ کرے۔

حضرت قانونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تجوب
ہے کہ لوگوں نے اپنے معاملات معاشرت کو قانون

شریعت کے پانچ جزو ہیں:

۱:.....عقیدہ جیسے اللہ تعالیٰ کو ایک اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بھئا۔ ۲:.....امال جیسے نماز
روزہ۔ ۳:.....معاملات جیسے فرید فروخت و نقام
حکومت وغیرہ۔ ۴:.....اخلاق یعنی عادیں جیسے تواضع
خواست وغیرہ۔ ۵:.....حسن معاشرت یعنی اچھا برہاؤ
جیسے کسی کے ہونے میں ایسی حرکت نہ کرنا جس سے
اس کی خندادچت جائے۔ شریعت ان پانچ جزوں کے
مجموعہ کا نام ہے مسلمانوں کے لئے ان سب کو قادر
کرن ضروری ہے۔ (تسہیل الموعظہ)

آج کل بعض لوگوں نے صرف عقائد و معاملات
کوہی داخل دین سمجھا ہے اور بعض نے اس کے ساتھ
معاملات کا بھی اہتمام کیا اور بعض نے اخلاق پر بھی
تجددی یعنی ایک آخری جزو حسن معاشرت بھی ہے
کیونکہ اس سے دل میں تحدیر پیدا ہوتا ہے جو وقت و
اتحاد کے لئے منع ہے، آئیے آج سے چودہ سو سال
پہلے کی تاریخ پر نظری التے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ صلی
الله علیہ وسلم کی معاشرت کیسی تھی۔ ذیل میں چند
وقائع تحریر کے جاتے ہیں:

۱:.....حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مردی
ہے کہ شب بہات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر سے
آہستا ٹھیے اور اس خیال سے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا سوتی ہوں گی بے مبنی نہ ہوں آہستے سے نسل
مبارک پہنچئے اور آہستے سے کواز گھوٹے اور آہستے
ہاڑ تحریف لے گئے اور آہستے سے کواز بند کئے۔

فائدہ:

اس میں سونے والے کی کس قدر رعایت ہے
کہ ایسی آواز اور کھڑک کا بھی نہ کیا جائے کہ جس سے
سونے والا دھنٹا جاؤ شے اور بریثان ہو۔

حجات کی دلائل

تعالیٰ نے) فرمایا کہ تجوہ کو مہلت دی گئی اور
کہنے لگا بہبہ اس کے کہ آپ نے جو کو
گمراہ کیا ہے میں تم کھاتا ہوں کہ میں ان
کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر نیکوں گا پہر
ان پر حملہ کر دیں گا ان کے آگے سے بھی اور
ان کے بیچے سے بھی اور ان کی راستی جانب
سے بھی اور ان کی بائیں جانب سے بھی اور
آپ ان میں اکٹھوں کو حسان مانے والا نہ
پائیے گا۔ (سورہ عرف: ۱۳۷)

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی انسان خطاؤں سے
خالی نہیں ہے خطاوں لغوش انسانی سرشت میں داخل
ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا:

”ہر آدمی خطاؤ کار ہے (کوئی ایسا
نہیں ہے جس سے کبھی کوئی خطاؤ اور لغوش
سر زد نہ ہو) اور خطاؤ کاروں میں وہ بہت
افحص ہیں جو (خطاؤ قصور کے بعد) توہہ
کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع
ہو جائیں۔“ (ترمذی ابن ماجہ و ابی)

اسی لئے اللہ تعالیٰ انسانوں کو سیدھی راہ
دکھانے کے لئے اور برائیوں سے پھر کرنیکوں کی
طرف لے جانے کے لئے ہر زمانہ میں اپنے
رسول اور قطبین پھیل جا رہے اور کتابیں نازل کرتا
رہا ہے، پھر بھی انسانوں سے نفس و شیطان کے

رب رحم کرے۔“ (سورہ یوسف: ۵۲)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اے لوگو! جو چیزیں زمین میں
موجود ہیں، ان میں سے (شریعی) حلال
پاک چیزوں کو کھاؤ (برتو) اور شیطان
کے قدم بقدم مت چلوں ای الواقع وہ تمہارا
صریع دشمن ہے، وہ تو تم کو ان ہی باتوں کی
تعلیم کرے گا جو کہ (شرع) بری اور گندی
ہیں اور (یہ بھی تعلیم کرے گا) کہ اللہ تعالیٰ
کے ذمہ وہ باتیں لکھا جن کی تم سند بھی

روایات میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم طلب مفترض کے سلسلہ میں کبھی کبھی یہ شعر
بھی پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! اگر تو معاف
فرمائے تو سارے گناہ معاف فرمادے
بخلاف ترا کون ایسا بندہ ہو گا جس نے گناہ
نہ کے ہوں؟“ (ترمذی)

اسی مضموم میں عربی کا ایک شعر ہے:
”کون ایسا فحص ہے جس نے کبھی
کوئی برائی نہ کی ہو؟ اور جس کے پاس
صرف نیکیاں نہیں کیاں ہوں۔“

حقیقت یہ ہے کہ کوئی اس بات کا دعویٰ
نہیں کر سکتا ”مساء فقط“ کہ اس نے کبھی کوئی
برائی نہیں کی ہے اور ”لہ الحسنی فقط“ کہ
اس کے پاس صرف نیکیاں نہیں کیاں ہیں، کیونکہ
نفس اور شیطان انسان کے دو سب سے بڑے
دشمن ہیں، وہ ہر وقت انسان کے ساتھ گئے ہوئے
ہلکہ اس کے رُغ و ریش میں سرایت کئے ہوئے ہیں،
انسانوں کو گناہ پر اکسانا ان کا وظیرہ اور غلط کاموں
کی تزفیب دینا ان کا شعار ہے، اسی حقیقت کو
حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رہانی قرآن
نے بول بیان کیا ہے:

”نفس تو (ہر ایک کا) بری ہی بات
مہلت دیجئے قیامت کے دن تک (اللہ
خلا ہے بھروس (نفس) کے جس پر برا

مولانا اقبال احمد ندوی

نہیں رکھتے۔“ (سورہ بقرہ: ۱۶۹/۱۶۸)

شیطان انسان کا گھلاؤ دشمن ہے، اس نے
انسانوں سے دشمنی گا نہیں انہیں گمراہ کرنے اور
نیکی کی شاہراہ سے ہٹا کر گناہوں کی دلدل میں
ڈالنے کا یہڑہ اٹھا رکھا ہے اور پھر اس کی دیدہ
دلیری کی انتہا یہ کہ اس کام کے لئے اس نے
قیامت تک کی اللہ تعالیٰ سے مہلت مانگ رکھی ہے،
دوسری طرف اللہ کی شان بے نیازی کا یہ عالم کہ
اس نے اس کی مانگ پوری بھی کر دی ہے۔ ارشاد
خداوندی ہے:

”وہ (شیطان) کہنے لگا کہ جو کو
مہلت دیجئے قیامت کے دن تک (اللہ

شیطان نے بندوں کو گراہ کرنے کا اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا بلکہ اس کام کا شیکر لیا اس کے مقابلہ میں رحمت الہی اور غیرت خداوندی نے بھی جوش میں آ کر فرمایا: "جب تک بندے مجھ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں گے میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔" (سن احمد بن حبیل)

استغفار سے اللہ تعالیٰ نہ صرف گناہوں کی مغفرت فرماتے ہیں بلکہ جگہ سے فراغی نصیب فرماتے ہیں، غمتوں سے نجات دیتے ہیں اور سے سامان و مگان رزق حطا فرماتے ہیں۔ (احمد بوداود ابن بیہی)

قرآن کریم میں حضرت نوح علیہ السلام کی زبانی ارشاد ہوا:

"میں نے ان سے کہا تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواد، ویک وہ بڑا بخشش والا ہے، کثرت سے تم پر ہارش بیجی کا، اور تمہارے مال و اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ لگادے گا اور تمہارے لئے نہر بہادے گا۔"

(سورہ نوح: ۱۳۰-۱۳۱)

حق تعالیٰ کی رحمت تو موقع اور بہانہ کی خلاش میں رہتی ہے جہاں تھوڑا سا بہانہ مٹا دیں لطف و کرم کی برسات شروع ہوتی ہے:

رحمت حق بہانہ گی جو یہ
رحمت حق بہانہ گی جو یہ
رحمت حق واقعی بہانہ ڈھونڈتی ہے اور بندگان خدا سے دافع کاف اندماز میں کہتی ہے:

آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندوں جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنے اوپر زیاد تباہ کی جیس کرم خدا کی رحمت سے نا امید مت ہوئے باعثین خدا تعالیٰ تمام (گزشتہ) گناہوں کو معاف فرمادے گا، واقعی باقی سفر ۱۸

اچاک مکمل جائے اور وہ مارے خوشی کے ظلٹی سے میں تیر اپنے: "اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان کریں یہ تو ہے کہ وہ بندوں کو خود ہی توبہ کرنے کی ترغیب دیتے ہیں اور معافی کا یقین بھی دلاتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے: "بندہ جب اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔" (مختصر علیہ)

"میرے بندوں تم رات و دن خطا میں کرتے ہو اور میں سارے گناہوں کو معاف کرتا ہوں، اپنادم بمح سے اپنے گناہوں کی معافی چاہوں میں معاف کر دوں گا۔" (مسلم)

ربِ کریم کی شان کریں کا یہ تہوار شب دروز ہوتا رہتا ہے اور یہ سلسلہ برابر چاری رہے گا جب تک کہ آن قاب بجائے مشرق کے طریب سے نہ لکھ جو قیامت کی نشان ہے، یا بندہ پر غرفرہ کی کیفیت نہ طاری ہو جائے۔

"اللہ تعالیٰ رات میں اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے کہ دن کا خطا کا در توبہ کر لے اور دن میں اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے کہ رات کا خطا کا در توبہ کر لے۔" (مسلم)

"اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک کہ اس پر غرفرہ والی کیفیت نہ طاری ہو جائے۔" (ترمذی اہن بیہی)
اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع اور ان کے غصب پر غالب ہے۔

بہکاوے میں آ کر اگر گناہ ہو جائیں تو ان کی مغفرت اور صفائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بعض اپنے فضل و کرم سے انسانوں کو ایک عظیم سوقات اور سدا بہار تجھنہ عطا کیا ہے اور وہ ہے "توبہ" توبہ لکھنے بولنے اور سننے میں ایک بہت چھوٹا سا لفظ ہے لیکن اپنے اندر معافی و مغافلہ کی ایک وسیع اور عظیم تر کائنات رکھتے والا ہے۔ انسان چاہے جس قدر بھی گناہ کر لے جسی کہ کفر اور شرک کا بھی مرکب ہو، لیکن جب وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے گناہ معاف فرمادیجے ہیں چاہے اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں اور گناہ کثرت میں ڈھیر لگتے لگتے اگر آسان تک بھی بخیج جائیں تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی معاف فرمادیجے ہیں اور کثرت کی ذرا بھی پر انہیں کرتے۔

حدیث قدیم ہے:

"توبہ کرنے سے انسان گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کئے تھے نہ ہوں اور آج ہی ماں کے پیدے سے پیدا ہوا ہو۔" (ترمذی)

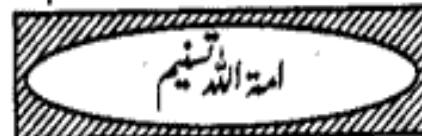
"توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔" (ابن ماجہ تبلیغی)
توبہ کرنے والا نہ صرف یہ کہ اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ اس سے اتنا خوش ہوتے ہیں جتنا کہ وہ شخص اپنی گشہ سواری کے مل جانے سے خوش ہوتا ہے جو کسی جگہ پیاہاں میں ہو اور سواری پر کھانے پینے کا سامان لدا ہو اور وہ کہیں گم ہو جائے اور ماںک کو اس کے ملنے کی طرف سے مایوسی ہو جائے اور پھر سواری

سرور طلاق

مجھ کو ایک بڑا ہجوم دکھایا گیا، میں نے گمان کیا کہ
یہ میری امت ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ موئی اور
ان کی قوم ہے۔ آپ افون کی طرف دیکھنے میں
نے دیکھا تو ایک بڑا ہجوم دکھایا گیا، پھر مجھ سے کہا
گیا دوسراے افون کی طرف دیکھنے میں نے دیکھا تو
بڑا ہجوم دکھایا گیا، کہا گیا یہ تھا ری امت ہے اور
ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی بغیر حساب، بغیر
ذماب، جنت میں داخل کے جائیں گے، مگر آپ
اٹھے اور اپنے مجرے میں تشریف لے گئے اور
لوگ ان کے بارے میں جو جنت میں بغیر حساب
 بغیر ذماب داخل ہوں گے، ملکوں کے بعض
نے کہا کہ شاید وہ لوگ ہوں جو اسلام میں پیدا
ہوئے اور اللہ کا شریک نہیں ظہرا یا، اسی طرح
بہت سی باتیں کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کون سی ملکوں
کرتے ہو؟ انہوں نے آپ کو خبر دی، آپ نے
فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ پہنچ کر مجاز کرتے ہیں
ذکر کرتے ہیں اور نہ فال لیتے ہیں اور اپنے رب
پر بخود سے کرنے والے ہیں۔ عکاشہ بن عحسان
کھڑے ہو گئے اور کہا اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے
ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: تم ان
میں سے ہو، پھر دروازہ آدمی کھڑا ہوا اور کہا: اللہ
سے دعا کیجئے کہ مجھ کو بھی ان میں شامل کرنے
آدمی اور ایک نبی ان کے ساتھ کوئی نہیں ناگاہ، آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر بازی لے گئے۔

اللہ میں تھے سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا اور
پرہیزگاری کا اور پاکداری کا اور استغفار کا۔ (مسلم)
تم کھانے کے بعد بھی زیادہ پرہیز
گاری کی بات پر عمل کرنا چاہئے:
حضرت عذری بن حاتم سے روایت ہے کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے
کسی بات پر تم کھائی، پھر زیادہ پرہیزگاری کی بات
دیکھی تو پرہیزگاری کو اعتیار کرے۔ (مسلم)
جنت میں داخل کے شرائط:

حضرت ابو امام الباقی سے روایت ہے کہ



میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو
الوادع میں خطبہ فرمائے تھے کہ اللہ سے ذردا اور
پانچ وقت کی نماز پڑھو اور مہینہ کے روزے رکھو اور
اپنے ماں کی زکوٰۃ ادا کرو اپنے حاکموں کی
اطاعت کرو۔

جنت میں ستر ہزار آدمی بے حساب
داخل ہوں گے:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر اتنی
پیش کی گئی، میں نے ایک نبی کو دیکھا اور ان کے
ساتھ کچھ لوگ اور ایک نبی ان کے ساتھ ایک بادو
آدمی اور ایک نبی ان کے ساتھ کوئی نہیں ناگاہ، آپ نے فرمایا: عکاشہ تم پر بازی لے گئے۔

سب میں معزز وہ ہے جو سب سے
زیادہ خدا سے ذر نے والا ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ
لوگوں میں بزرگ کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو
زیادہ پرہیزگار ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اس کے
تعلق نہیں پہنچتے۔ فرمایا: یوسف نبی اللہ اور نبی
کے بیٹے اور نبی اللہ کے بیٹے اور نبی اللہ کے
پہنچتے۔ انہوں نے کہا ہم ان کے تعلق نہیں
سوال کرتے۔ فرمایا کہ آخر عرب کے خاندانوں کے
تعلق پہنچتے ہو تو جاہلیت میں جو شریف تھے وہ
اسلام میں بھی شریف ہیں جب وہ دین کی بحکم پیدا
کریں۔ (بخاری و مسلم)

دنیا اور سورتیں احتیاط کی چیزیں ہیں:
حضرت ابو سعید خدري رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
دنیا بیٹھی ہے اور بزر ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اس میں
جانشین ہائے گا اور وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل
کرتے ہو اور دنیا سے ذردا اور سورتیں سے ذردا
پہلا فرشتہ اسرا ملک میں سورتیں کی ذات سے
بیدا ہوا۔ (مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے

نجات کی راہ

(باقی)

وہ جا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے اور تم اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔ قبل اس کے کدم پر عذاب (اللہی) واقع ہونے لگے اور پھر (اس وقت کسی کی طرف سے) تمہاری کوئی مدد نہ کی جائے۔ یہ رحمت حق ہی ہے جو بندہ کی دھارس بندھاتی اور اس کو بڑے پیار سے اپنی طرف بلاتی ہے: "باز آ... باز آ..."

ایں درگہ مادرگ کو میدی نیست

صدبار اگر توبہ تھستی بارہ

لیکن تو پہ اور استغفار صرف زبانی کافی نہیں
ہے زبان سے اللہ تو پہ اللہ! تو پہ کہنے سے تو پہ نہیں
ہوتی ہے بلکہ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہوں پر
شرمندگی ہو، خدا کی براٹی کا خیال کر کے گناہ پر نادم
اور پیشگان ہو اور آنکہ کے لئے گناہوں سے بچنے
کا مصبوط ارادہ کر کے حقوق اللہ تعالیٰ اور حقوق
الجہاد میں سے جس قدر ضائع کئے ہوں سب
ادا گئی کرئے جب پھر اللہ کی رحمت کا امیدوار و
خواستگار ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ توبہ سے دل کو سکون اور
روح کو جیان فضیب ہوتا ہے کیونکہ بندہ جب بھی
توبہ کرتا اور اطاعتِ الہی کو اپنا شعار ہاتیتا ہے تو اس
کا دل پر سکون اور نفسِ مطمئن ہو جاتا ہے اور اس
گناہ کا احساس زائل ہو جاتا ہے جس سے اس کے
دل میں بے چینی اور خصیت میں افطراب پیدا ہوا

تھا۔ بقول شاعر:
اس دل پر خدا کی رحمت ہوتی ہے
جس دل کی یہ حالت ہوتی ہے
اک بار خطأ ہو جاتی ہے
سو بار نعمت ہوتی ہے

☆☆.....☆☆

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑے تو دن کے آرم کا وقت ایسکی وادی میں ہوا جس میں بہول کے درخت بہت تھے، ہم لوگ درختوں کے بینے سایہ لینے کے لئے الگ ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بہول کے درخت کے بینے اترے اپنی تکوار ایک ڈالی میں لٹکا دی، ہم سب سو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو پکار رہے ہیں اور ایک دیہاں آپ کے پاس کھڑا ہے آپ نے فرمایا کہ اس نے میری تکوار بھوپر کھینچ لی اور میں سورا تھا جب میں جا گا تو تکوار اس کے ہاتھ میں تھی اس نے کہا آپ کی خاکافت کون کرے گا؟ میں تم مرتبتِ اللہ کہا اس کو مزما نہیں دی اور بیٹھ گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تھے: "اے اللہ امیں نے تیرے سامنے سرجھ کایا اور تھج پر ایمان لا یا اور میں نے تھج پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع کیا اور میں نے تیرے سامنے پر بھجرا کیا۔ اے اللہ امیں تیری عزت کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں کہ سواتیرے کوئی معبد نہیں کرتا مجھے گراہ کرے تو زندہ ہے نہ مرے گا، جن اور انسان مر جائیں گے۔" (ب-م)

اہل توکل کا قول:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو کہا: "حسبنا اللہ ونعم الوکل" اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگوں نے اکہا: تمہارے لئے لوگوں نے بڑا سامان اور تیاری کی ہے ان سے ذرتوں ان کا ایمان زیادہ ہو گیا انہوں نے کہا: "حسبنا اللہ ونعم الوکل"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دوسرا قول: "حسبنا اللہ ونعم الوکل" بھی تھا۔

جنہیوں کے دل پر ندوں کے دل کی طرح ہوں گے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک جماعت جنت میں داخل ہو گئی ان کے دل پر ندوں کے دل کی طرح ہوں گے۔

اللہ پر بھروسہ کی مثال:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ غزوہ نجد میں

☆☆.....☆☆

طفوٹات حضرت تھانوی قدس صرہ

کھا جاتا ہے اپنی قبر اور آخرت کا فکر رکھنے والی خواتین اس پر مل کر اپنی آخرت کو چار چاند ہو سکتی ہیں۔

۱: بیوی و قوت نماز کی پورے شوق سے پابندی کرنا، نہایت عاجزی سے رکوع اور بحمدہ اچھی طرح سنبال کر کیا جائے۔ فرمومیں اگر رکوع بجدے کی تسبیحات پائیں پائی بار کی جائے تو بڑی فضیلت کی بات ہے۔

۲: تسبیح قائمی ہر نماز کے بعد یعنی ۳۲ بار

بسم اللہ ۳۲ بار الحمد للہ ۳۲ بار اللہ اکبر اور آخر میں ایک مرتبہ چوتھا گلہ پڑھ لیا جائے۔ غرباء سماکین نے خدمت نبوی میں عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام الدار لوگ بہت ہی مال عبادات کرتے ہیں جن سے ہم محروم رہتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تسبیحات سماکین کو تعلیم فرمائیں کہ جیسیں ان کے کرنے سے دیساںی ثواب ملے گا جتنا مالداروں کو مالی عبادات کرنے سے ملتا ہے دیزی اپنی پیاری یعنی حضرت فاطمہؓ بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تسبیح تعلیم فرمائی تھی؛ جبکہ وہ ایک خادم لینے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔ نیز ارشاد فرمایا تھا یہ تسبیحات خادم سے ہاتھ ہیں۔

۳: کلہ طبیب کی کم از کم ایک تسبیح نماز تجدید نماز مجرم کے بعد پوری بکوئی سے کی جائے۔

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو اور صحیح دشام (ہیش) اس کی پاکی بیان کرتے رہو۔“

نیز وہ پسندیدہ صفات جو اللہ تعالیٰ مسلمان مردوں اور عورتوں میں دیکھنا چاہئے ہیں ان میں سے آخری اور اہم صفت ذکر اللہ کی کثرت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اللہ کا بہت بکثرت ذکر کرنے والے مردا و زن کرنے والی عورتیں ان کے درجے میں حاصل ہے۔

تشریع:

بزرگان دین کے ارشادات اکثر الہامی ہوتے ہیں جو من جانب اللہ قلب پر وارد ہوتے ہیں۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جب ہم بیان کر رہے ہوئے ہیں تو ہم بھی سامنے ہوتے ہیں۔ حضرت عجم الامت قدس سرہ کے ملفوظات بھی ایسے ہی ہیں۔ ملفوظات کی جماليں میں خواتین کی شرکت نہیں ہو سکتی تھی اس لئے عموماً حضرت کے ملفوظات میں خطاب مردوں ہی سے کیا گیا ہے، لیکن اصلاح و دیداری عورتوں کا بھی حق ہے اس لئے ہم نے ذکر اللہ سے مختلف ملفوظ بالا کا احتساب کیا ہے تاکہ خواتین بھی محبت الہی رضاۓ باری تعالیٰ کے حصول اور اپنی اصلاح کی لگلگ رکھ سکیں۔

قرآن و حدیث میں ذکر اللہ کے بے شمار نصائل وارد ہیں اور ذکر کرنے کے لئے ہا کیدی احکامات بھی ارشاد فرمائے گئے ہیں مثلاً:

مولانا مفتی عبدالستار

لئے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

احادیث شریفہ میں بھی ذکر اللہ کے کثرت سے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ طبیب ایک پڑائے میں رکھ دیئے جائیں تو لگلے والا پڑا جھک جائے گا۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص سو مرتبہ روزانہ کلہ پڑھے گا قیامت کے دن اس کا چھرہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ قرآن کریم میں ہے کہ ذکر اللہ سے دلوں کو ہمیں وسکون ملتا ہے۔

ضرورت صرف جانے کی نہیں بلکہ مل کرنے کی ہے اس لئے یہاں پر عورتوں کے ذکر کا مختصر ساصاب نماز مجرم کے بعد پوری بکوئی سے کی جائے۔

پہلے یہ دعا دس مرتبہ پڑھ کر دہلي کروت پر سو جائیں۔ دعا یہ ہے: اے اللہ! میرے والدین اور میرے گمراہوں نے نیز تمام مسلمانوں کی بخشش فرمائی "اللهم باسمک اموت واحی" بھی پڑھ لیا کریں۔

۸:.....ایک مرتبہ بہت ہی منید اور آسان دن رات کا دائی ذکر ہر وقت کی مسنون دعاؤں کا پڑھنا ہے۔ نہ اس میں کوئی وقت لگتا ہے نہ پرہ خرق ہوتا ہے، مفت کا دائی ذکر ہے حدیث شریف میں ہے کہ: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت (اور کام) میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔" مسنون دعاؤں کی کالی ہزار سے خرید کر یہ ہر وقت کی دعا کیں یاد کریں جائیں تو بہت بڑی دوست ہاتھ آئے۔

۹:.....قرآن پاک کی حادثت جتنی ہوئے۔

۱۰:.....دنیا و آخرت کی بھلاکیوں پر مشتعل حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی الہائی دعا کیں مانگی ہیں، جن کی ظیور ممکن نہیں، بعض بزرگوں نے انکی دعاؤں کو ایک کتاب "مناجات مقبول" میں جمع کر دیا ہے، ملت کر کے ان دعاؤں کا پکھو حص بھی روزانہ پڑھ لینا چاہئے، نہایت منید ہے یہ کوئی فخر گر نہایت منید اذکار لکھ دیئے گئے ہیں، یقین اور وحیان کے ساتھ اگر ان کی پابندی کی جائے تو انشاء اللہ اطمینان قلب اور ان کا نور محسوں کریں کہ مگر اسی کو کافی سمجھ کر بیٹھنے کیں رہنا چاہئے بلکہ اس میں مزید ترقی اور تقویت کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔

انکی اصلاح اور دین میں ترقی کے لئے کسی ولی اللہ رہبر کامل سے رابطہ رکھنا نہایت منید ہے۔ ترغیب کے لئے ایک نیک خاتون کا واقعہ ذکر اللہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے۔ اس خاتون نے تلایا کر کیں علم دین پڑھی ہوئی نہیں مجھے تین رات

اور سلام اس پر نازل ہوتے ہیں اور فرشتوں کے ذریعہ سے امت کا درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے اور اس سے لذیذ ترضیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غبی طلاقام کے تحت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہر مسلمان کے درود سلام کا جواب بھی عنایت فرمایا جاتا ہے اور اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی نصیب ہوگی۔ ایسی سعادت سے محروم رہنا بہت بڑی محرومی ہے، اس لئے مج دشام کم از کم ایک ایک صحیح درود شریف کی تہائی میں پڑھ کر پوری یکسوئی کے ساتھ ضرور پڑھ لئی چاہئے اور تمن تسبیحات پڑھ لینا بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ یہاں پر ایک فخر ہے بہر کت درود شریف لکھا جاتا ہے: "اللهم صلی علی سیدنا محمد و النبی الامی و علی آلہ وبارک وسلم تسليماً۔"

۶:.....انسان سے دن بھر میں کچھ نہ کچھ مانا ہوتے رہتے ہیں، جس سے نامہ اعمال سیاہ ہوتا رہتا ہے، گناہوں کی سیاہی کو وحونے کے لئے توبہ و استغفار اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں روشنے وحونے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں، اس لئے بزرگان دین نے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے مطابق ہر شخص کے لئے استغفار کی کم از کم ایک صحیح بعداز عشاء تجویز فرمائی ہے۔ زیادہ ہو جائے تو بہتر، دن میں جب یاد آؤے استغفار کرتا رہے، دن کے مانا سارا دن بڑی محنت سے میں نے بندے سے گناہ کرائے اور رات کو توبہ و استغفار کر کے اس نے میری کمر توڑ دی اور میری محنت ضائع کر دی۔

۷:.....بستر پر بیٹھ کر سبحان اللہ الحمد لله اللہ اکبر اور لا اللہ الا اللہ وس دس مرتبہ پڑھ کر سونے سے

۳:.....نماز تجدید نماز بھر کے بعد اور پھر نماز مغرب کے بعد ایک ایک صحیح تیرے کلے کی پڑھ لی جائے، اس کے بھی بہت سے فضائل احادیث شریفہ میں وارد ہیں۔ بزرگان دین اپنے احباب کو ابتداء بھی صحیح تحقیق فرماتے ہیں، اگر اس کے ترجمے اور معانی کا خیال رکھا جائے تو سونے پر سہا گرہے، یعنی منید ہے۔ اس کلر کا حاصل ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بھیوں سے پاک ہے اور تمام خوبیوں کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی حادث کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے، زہن میں تصور جائے کہ اے اللہ! تو میوب سے پاک ہے مجھے بھی پاک کر دے، تو خوبیوں کا مالک ہے مجھے بھی بھلا کیاں اور خوبیاں نصیب فرمادے، تیرے سوا کوئی معبد و نہیں مجھے بھی اپنا بندہ بنائے تو ہر چیز سے اور ہر بڑے سے بڑا ہے، بہرے دل سے ہر چیز کی بڑا لی کو نکال کر اس کو اپنی عظمت و کبریائی کے یقین سے بھردے۔

۵:.....انسان اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی بے شمار فرشتوں کا شکریہ ادا کر سکتا ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کا بدلتا چکا سکتا ہے۔ اللہ پاک کی خاص عنایت اور فضل محض سے ہمیں رحمۃ اللہ علیہن صلی اللہ علیہ وسلم جیسے غیرہ مطلبے اور آپ کے طفیل قرآن عظیم میںی دوست ملی ہدایت ملی پاکیزہ انسانیت کا اعلیٰ مقام ملاؤ عالم کی حکمرانی ملی جنت ملی بلکہ دونوں جہاں ملے ایسے بے حد و حساب انعامات و احسانات کا بدله کیسے چکایا جاسکتا ہے؟ اللہ پاک نے حضور علیہ اصلوۃ والسلام پر درود شریف اور سلام بیجی کا حکم دے کر امامت کو نوازا ہے؟ اللہ پاک کے لئے حضور علیہ اصلوۃ والسلام پر درود شریف اور سلام میں وارد ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ کی دس رحمیں

حرب میں اسلام

اس پر اس کے نسلوں ہونے پر غوری نہیں کرتا ہے اور وہ
دوسرا نہیں کرتا ہے تو ملک سمجھتا ہے پر طبعی بات ہے۔
س: مگر آپ نے کیسے اسلام قبول کیا؟

ج: میرے اسلام قبول کرنے کا قصد طویل
ہے، چونکے اجتماع میں جو فیصلے ہوئے ان سے
بہت سے لوگوں نے اتفاق نہیں کیا اخلاف کرنے
والوں میں سے میں بھی تھا میں نے ان تجاویز یا
اصلاحات سے اپنا اختلاف ظاہر کر دیا اور اس
اختلاف کے اظہار سے میں کلیسا سے دور ہوئے ہو
مجھے بہت غصہ تھا کہ یہ یہی اصلاحات ہیں ان سے تو

اس دین کی جنیداً کو نقصان پہنچنے کا اور اس طریقہ سے یہ
دین تمام لوگوں کے سامنے رسوایہ کا، اگر یہ اللہ تعالیٰ کا
دین ہے تو نہ وہ تجدیلی کے لائق تھا اور نہ جدید کاری کا
متقاضی تھا اور جب تجدیلی کر دی گئی تو اب نہیں یہ
منزل من اللہ باقی رہا اور نہیں ایک زندہ دین کی اس کے
کی حیثیت باقی رہی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف
اصلاحات اور نظر ثانی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے

لیکن اللہ پر میرا ایمان برقرار تھا اور اسی ایمان کی
دلیل کی غاطر میں کسی ایسے دین کو اختیار کرنا چاہتا تھا
جس کے ذریعہ سے اس ایمان کا اظہار ہو سکے
میرے سامنے متعین شدہ کوئی راستہ نہیں تھا لیکن
میرے لئے اب کسی ایسے راستے کا انتخاب جس پر کہ
میں جمل سکون ضروری ہو گیا تھا اور وہ راستہ مجھی اسلامی

ہیں اور نہایتی فرائض انجام دینے میں غفلت بر ت
رسے ہیں اور وہ اتوار کو بھی چرچ جانے سے کمزرانے
لگے ہیں اور پادری کی بذایات پر عمل بھی نہیں کرتے
ہیں چنانچہ انہی سب جیزوں کے مد نظر پاپ نے
راہبوں اور نہایتی رہنماؤں کا یکتھونک چرچ میں ایک
اجماع منعقد کیا اس اجتماع کی تجاویز میں جو فیصلے کے
گھے ان میں ایک فیصلہ یہ بھی تھا کہ لا ملینی زبان جو
شروعِ دن سے کلیسا کی زبان تھی اس کو ترک کر دیا
جائے اس فیصلے نے مجھے حیرت میں ڈال دیا کیونکہ
اس کے بالمقابل اسلام میں عبادات عربی زبان ہی

ترجمہ: مسعود حسن حشی

میں ادا کی جاتی ہیں اور کسی دوسری زبان میں اسلامی
عبادات مقبول ہی نہیں اور آسمانی نہایتی ہونے کا بھی
قاضد ہے کہ اس کے اصل کو باقی رکھی جائے اور اس
میں انسانوں کو تبدیل کرنے کا حق نہیں ہوا اسلام سے
ہتا ہوئے اور میرے اسلام کی طرف قدم ہو گئے
کا یہ پہلا سبب تھا۔

یورپ کا دانشور اور عیسائیت:
س: ایک پڑھا کیا انسان جو صراحتیت کو قبول
کرتا ہے وہ تیلیٹ کے عقیدہ کو کس طرح قبول کرتا ہے؟
ج: کوئی شخص چاہے وہ کتنا تیزی تعلیم یافت ہو وہ اس
میں یکتھونک چرچ کے ذمہ داروں کو محسوس ہوا کہ
یکتھونک چرچ کے ذمہ داروں کو محسوس ہوا کہ
عقیدہ سے وابستہ رہا ہے وہ اس دین کو صحیح سمجھتے اور

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی جو نظرت ہیائی ہے
اسلام اس کے مطابق ہے لیکن انسان اپنی فلسفہ سوچ کی
جس سے نظرت کے خلاف طریقہ اختیار کر لیتا ہے۔
محمد قتوت بن ساقہ سویمان کی اسلامی مجلس کے
صدر ہیں وہ اصلًا نصرانی تھے اور کلیسے کے ذمہ داروں
میں تھے اسلام سے متاثر ہوئے اور انہوں نے اسلام
قبول کیا اور بھروس کی تبلیغ میں مشغول ہو گئے۔

کس طرح مرکاش میں وہ اسلامی زندگی سے
واقف ہوئے اور کس طرح انہوں نے مسلمانوں کو
اذان سننے والے تمام کاموں کو چھوڑ کر خوش کرتے ہوئے
اور پھر نماز پڑھتے دیکھا اور اذان نے کس طرح ان پر
اپنا اثر ڈالا اور اذان کی آواز ہی وہ آواز تھی جو ان کے
لئے اسلام کی طرف مائل ہونے کا سبب تھا یہ وہ
جنہیں ہیں جو محمد قتوت کی لٹکوکا گھر ہیں اس کے علاوہ
مطربی چرچ کے کردار اور اللہ کے راستے سے اس کے
روکنے کے بارے میں اور گیارہ تجبر کے واقعات کے
کیا اثرات مرتب ہوئے اور دعوت الی اللہ کے
امکانات کے بارے میں بھی انہوں نے لٹکوکی ہے۔

س: ان سے ایک ملاقات میں ان کے اسلام
لانے کے بازے میں ہم نے تفصیل جانی چاہی تو
انہوں نے جواب دیا؟
ج: میں یکتھونک چرچی تھا سانھوں دہائی
میں یکتھونک چرچ کے ذمہ داروں کو محسوس ہوا کہ
یکتھونک چرچ کے ذمہ داروں کو محسوس ہوا کہ
میں جمل سکون ضروری ہو گیا تھا اور وہ راستہ مجھی اسلامی

سے وہ خود رہا ہوتا ہے جیسے کیا رہ تبر والا واقعہ اس سے متاثر ہو کر وہ کہتا ہے کہ اسلام ایک دہشت پسند نہیں کرتا ہے بلکہ جو حقیقتہ مذہب پر پالا ہے حاصل ہو تو پھر وہ تو حیدی تکری کیسے قبول کر سکتا ہے؟ لیکن بعض استفادات بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مجھ راستہ کی طرف لے جاتا ہے، لوگوں کو اسلام سے روکنے کے لئے غلط انکار گزرنے گئے ہیں اور ہمارے اوپر ان انکار کو زائل کی تصور بگاؤ نے پر لگے ہوئے ہیں۔

گیارہ تبر کے واقعات اور دعوت الی اللہ

س: گیارہ تبر کے جو واقعات ظہور پر ہوئے ہیں یہ اطلاع پہنچی ہے کہ ان واقعات کے بعد بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور اسلامی سماں میں اس کثرت سے فردشت ہوئیں کہ بازار سے اس کے نفع نکل فتح ہو گئے اور اسی طرح عالمی سطح پر اسلامی معلومات کے مرکز میں اسلامی معلومات حاصل کرنے کے لئے بڑی کثرت سے لوگ آئے اس کے بارے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟

ج: میں نے اپنے شہر کے ایک (لوکل) مقامی اخبار میں ایک مضمون لکھا اور اس مضمون میں اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں پہنچی ہوئی ہیں میں نے ان کی وضاحت کی اور اس میں یہ واضح کیا ہے کہ دین اسلام اور قرآن کریم بے گناہوں کے قتل کا حکم نہیں دیتے ہیں اور نہ ایسے اعمال انعام دینے کا حکم دیتے ہیں جن سے کسی کو بھی نقصان پہنچے (یعنی ایسے اعمال جن سے مسلمانوں کو یا غیر مسلموں کو نقصان پہنچے اسلام ایسے اعمال انعام دینے کا حکم نہیں دیتا ہے) جہاں تک لوگوں کے نظریہ کی تبدیلی اور اسلام کی جانب ان کے توجہ ہونے کا طبق ہے تو اس مسلمیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ان واقعات سے کبیدہ خاطر ہوئے اور ان کے اندر اسلام کے خلاف روگیں پیدا ہوا اور دوسری طرف ایک جماعت وہ بھی تھی کہ جب اس نے اسلام کے جو ہر کو کچھ لیا تو اس کی حقیقت سے بھی

کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کو پسند نہیں کرتا ہے، بلکہ جو حقیقتہ مذہب پر پالا ہے حاصل ہو تو پھر وہ تو حیدی تکری کیسے قبول کر سکتا ہے؟ لیکن بعض استفادات بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مجھ راستہ کی طرف لے جاتا ہے، لوگوں کو اسلام سے روکنے کے لئے غلط انکار کا گزرنے گئے ہیں اور ہمارے اوپر ان انکار کو زائل

کرنے کی ذمہ داری عامد ہوتی ہے۔

لوگوں کو اسلام سے روکنے میں چرچ کا گردار:

س: اسلام سے روکنے کے لئے جو غلط انکار گزرنے ہیں ان کے بچھے کون لوگ ہیں؟ اور یورپ میں اسلام کو پھیلانے میں ہمارا کیا کردار ہو سکتا ہے؟

ج: نصرانی عقل جن خیالات کو اپنے اندر سوئے ہوئے ہیں وہ انہی کو صحیح بھیتی ہے اسی لئے ان کے لئے دین اسلام کا قبول کرنا ایک دشوار کن مرحلہ ہے؛ جس وقت چرچ نصاریٰ کو تعلیم دیتا ہے تو وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بیٹے ہیں اور مریمؑ ان کی ماں ہیں لیکن کیسے؟ (یہ بات چرچ خود نہیں جانتا)۔

کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ اس بارے میں کسی سے کچھ سوال کرے یا اس بارے میں کچھ جانے یا ایسا تقسیہ ہے کہ ہر ایک کو چرچ کے ہتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اس کو قبول کرنا ہے، اس طرح یہ ملہوم رسولوں میں راجح ہوتا جاتا ہے، پھر جب کوئی اس سے کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور نہ وہ جانا کیا ہے اور نہ اس کو کسی نے جانا ہے، اس کی نہ بیوی ہے اور نہ بیٹا، تو چرچ کے پرانے حقیقتہ کے زہنوں میں راجح ہونے کی وجہ سے ذہن اس بات کے قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہو پاتا ہے۔

دوسرے بحث خوف ہے، غیر مسلم اسلام سے ذردا ہے، اس کی زندگی میں جو واقعات پیش آتے ہیں ان

میں پہلی مرتبہ بغرض سیاحت مرکش گیا تو میں نے مرکش میں عبادت کرنے والوں کی کیفیت دیکھی اور وہ کس طرح نمازیں پڑھتے ہیں، میں نے یہ بھی دیکھا کہ کس طرح کسان اذان سنتے ہی اپنے کاموں کو چھوڑ کر سمندر پر جا کر خروکرنے پر ہیں اور دھوکرنے کے بعد وہ مسجد پڑھ جاتے ہیں۔ میں نے اذان کی بھی نہیں سنی تھی، میں اذان کی آواز سے اور اس سے عام زندگی پر جو اثر پڑتا ہے اس کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا مجھے محوس ہوا کہ یہ خدا کی آواز ہے میں نے قرآن مجید پر صنا شروع کیا، سورہ قلن پڑھتے ہوئے مجھے اپنی بعض الجھنوں کا جواب ملا، شرکی جو تفسیر اس میں تھی اس سے معلوم ہوا کہ شراللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ صرف خیر کا معاملہ فرماتا ہے، شریشیطان کا دوسرا ہے، اس سورہ سے مجھے معلوم ہوا کہ شر دنیا میں موجود ہے اور اللہ کی مشیت بھی یہ ہے کہ (وہ موجود ہے)، اس کے پڑھنے سے حق کو جان لیا، میں نے مزید قرآن کا تجزہ پر صنا شروع کر دیا اور بہت ہی قرآنی آیات نے اس حقیقت کے سلسلہ میں بھرے اعتقاد کو بحال کر دیا۔

مغربی شخص اسلام کو کس نظر سے دیکھتا ہے؟

س: یورپ کا نصرانی اسلام کے سلسلہ میں کیا نظر پر رکتا ہے؟

ج: ہر شخص کا نظریہ دوسرے کے نظریہ سے مختلف ہوتا ہی، مثلاً کیونکہ جن کے انکار و نظریات ادیان کے برخلاف ہوتے ہیں اور جو ہر مذہب کو ہاٹ سکتے ہیں چنانچہ جس چیز کی اس کو دعوت دی جاتی ہے، اس سے مطمئن ہونا، ان کے لئے مشکل ہوتا ہے، ایسے ہی وہ نصرانی جو بچپن ہی سے تحریف شدہ نصرانی مہادیات کا مشروب پیئے ہوتا ہے وہ بھی اپنے مذہب

میں مسلمانوں کو توحید کی لازمی میں پردازیا ہوا اور سلطنت کے بھگت فردوں سے دور دیکھنا پسند کرتا ہوں۔ پر اپنے مسلمانوں کی جو صورتحال ہے اس کو دیکھتے ہوئے کسی ایک کی الگ مسجد ہے جس میں وہ نماز پڑھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

”واعصمهوا بحمل الله
جمعها ولا تفرقوا.“

(سورہ آل عمران: ۱۰۳)

میرا کسی ایک ملک کی طرف اشارہ نہیں میں مسلمان میں تفرقة دیکھ کر رنجیدہ ہوتا ہوں میں چاہتا روا باب میں زیادتی کے بجائے کی ہو رہی ہے۔ ہوں کہ وہ سب تحد ہوں اور ایک رنگ اختیار کریں۔

☆☆☆

واقف ہونا چاہا اور عالمی سطح پر اسلامی مرکز پر لوگوں کی تعلیمی اور بازاروں سے اسلامی کتابوں کے قلم ہوجانے کے بارے میں جو کچھ آپ نے ذکر کیا ہے وہ سب اسی طرح صحیح ہے جس طرح غیر مسلموں کی بڑی تعداد نے اسلام قبول کیا ہے۔

آرزو:

س: پر اپنے میں خاص طور سے اسلام کے بارے میں آپ کی خواہشات کیا ہیں؟
ج: میں کیا تمنا کر سکتا ہوں؟ میری تمنا تو وہی ہو سکتی ہے جو ہر مسلمان کی تمنا ہے کہ مسلمان میں اتحاد

بھی حضرت قانونی فرمائے ہیں کہ مورتوں کو پر دے کی برکت سے سکون و یکسوئی خاص درجے میں حاصل ہوتی ہے جو ذکر اللہ کی تائیم کے لئے بہت کے ذریعے میں ناپاک ٹھاںوں کے خلاف جہاد مغایر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے ذکر اور پابندی کر کے اپنا تحفظ کرتی ہوں نیز پرده مورت کی عزت و شریعت کی دولت سے نوازیں۔ (آنین ثم آمین)
☆☆☆

پاپورٹ سے مذهب کے خانہ کو ختم کرنے کا فیصلہ قادیانیت پروری ہے یہ اقدام آئین سے غداری اور قیام پاکستان کے تقاضوں سے روگردانی ہے کوئی (نمائندہ خصوصی) جمیعت علمائے اسلام ہو چنان کے قائم مقام امیر درکن قوی اسیلی شیخ الحدیث مولانا نور محمد نے پاپورٹ سے مذهب کے خانہ کو ختم کرنے کے فیصلے کو قادیانیت پروری قرار دیتے ہوئے کہا کہ تحد و مجلس عمل اس مسئلے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف کی مکمل جایات کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنماء مولانا بشیر احمد روز نامہ جنگ کے سینئر اسٹاف رہب و رہائی خانہ فیض حسن چاہو حاجی عبدالصمد سوہرا اور حاجۃ خادم حسین گھر سے ایک ملاقات کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام آئین سے غداری اور قیام پاکستان کے تقاضوں سے روگردانی ہے۔ مولانا نور محمد نے کہا کہ لاہور کے جلسہ عام میں ایم ایم اے نے ایک قرارداد میں سعودی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صورتحال کا نوٹس لے اور ہر میں شریفین کے تقدیس کو مجرور ہونے سے بچائے اور حکومت پاکستان کو پابند کرے کہ وہ پاپورٹ میں مذهب کے خانہ شہال کرے۔ اس موقع پر مولانا بشیر احمد نے ان کو پاپورٹ کے مسئلے پر صورتحال سے آگاہ کیا۔

بیچ طفولات حضرت قانونی

مسلم خواب میں کہا گیا کہ وعظ کردہ میں بہت پریشان تھی کہ مجھے کچھ بھی نہیں آتا میں کیا وعظ کہوں گی؟ آختر تیرے دن میں نے اللہ کا نام لے کر مورتوں کو اکٹھا کیا اور بیان کرنا شروع کیا تو الحمد لله محدث ذیزعہ گھنڈے خوب اچھا وعظ ہو گیا، مورتوں کو بہت فائدہ ہوا اب میرا کوئی دن بھی وعظ سے خالی نہیں ہوتا اور اللہ کے فعل سے مورتوں کی اصلاح ہوتی ہے اس نے مزید تلایا کہ میں الحمد للہ ہر روز رات کو چھ بڑا مرجبہ اسم ذات یعنی اللہ اللہ کا ذکر کرتی ہوں۔

خواتین کے لئے پرده بھی ضروری ہے ایک خاتون کہتی ہیں کہ میں پرده چاروں جگہ سے کرتی ہوں:
۱:..... یہ میرے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے وہ مجھ سے راضی ہوں گے۔

۲:..... میں برلنے کو قلعہ تصور کرتی ہوں جس میں آکر میں شیطان اور شیطانی لگاؤں سے چھپ جاتی ہوں۔

۳:..... پرده ایک ایسا زیور ہے جو سو نے

آل پارٹیز ختم نبوت

کافر نس اسلام آباد کی رپورٹ

کوہاں یہ فتنہ ہے کسی ملک کی دستاویز اس کے آئین کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ شناختی کارڈ میں طف نامہ کسی اور ملک میں نہیں اس لئے کہ ان ممالک میں ضرورت نہیں ہمارے دوڑ قارم میں حلیہ ہیاں ہے آئین کے مطابق ہا کہ قادریاں مسلمان کی حیثیت سے دوٹ نہ ہوائیں جبکہ دنیا بھر میں اس کی ضرورت نہیں۔ یہ ہمارے ملک کی خصوصیت اور آئین کا خاصہ ہے خصوصی اہمیت اور نویت کا معاملہ یہ ہے کہ ہماری پوزیشن دوسرے ممالک سے مختلف ہے قادریوں کے نام مسلمانوں کی طرح ہیں یہاں سے دوڑ میں شرطیں چلے جاتے ہیں اور مقامات مقدسہ کو اپنے کفر سے آلوہ کرتے ہیں جبکہ دوسری اقویتوں کے نام مختلف ہیں یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہمارے ملک کا غیر مسلم دستاویز پر نہ چاکے۔ اگر دوسرے ممالک سے جائیں پاپورٹ برابر چھپتے رہے مگر کہا گیا کہ مہربانیں تو ان کی پیچان کیا ہوگی؟ بہر حال تشویش پیدا ہو گئی ہے اور اس پر صدائے احتیاج بلند کی گئی کیونکہ پاپورٹ برابر چھپتے رہے مگر کہا گیا کہ مہربانیں اس حتم کے بے کچے چلے ہلانے سامنے آ رہے ہیں وہ اس پر ڈالنے ہوئے ہیں کہ ہم اس مسئلہ کو نہیں نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس مسئلہ کی اہمیت سے یہ قوم

چلی پارٹیز میں مقابلہ کے لئے قوت دلیل چاہئے تھی، ہمیں ان اکابرین پر فخر ہے کہ عوام کے نامہ دہ فورم پر ان کا تعاقب کیا۔ قادریوں کو مکمل موقع دیا گیا، حلقہ طور پر قادریاں اور لاہوری گروپوں کو غیر مسلم اقیقت قرار دیا گیا اور حلقہ ترمیم عمل میں آئی۔ قادریوں نے غیر مسلم اقیقت ہونے کے باوجود پارٹیز کے فیصلہ کا انکار کیا۔ ۱۹۸۲ء میں ایک نئے قانون کے تحت انہیں شعائر اسلام سے روکا گیا، انہوں نے پارٹیز کا فیصلہ نہ مانا۔ شناختی کارڈ میں

آل پارٹیز ختم نبوت کا نفرس ۱۸/ دسمبر ۲۰۰۳ء کو ڈھانی بجے دن شروع ہو کر عصر و مغرب کے وقفہ کے ساتھ آٹھ بجے تک جاری رہی۔ کافر نس کی صدارت قائد حزب اختلاف و امیر جمیعت علماء اسلام مولانا فضل الرحمن نے کی۔ تلاوت کے فرائض خطیب الحصر مولانا سید عبدالجبار شاہ ندیم اور اٹھیج سید یزیری کے فرائض مولانا عبدالغفور حیدری ہاظم اعلیٰ جمیعت علماء اسلام نے سراجِ نامہ دیئے۔ کافر نس کی غرض و مقاصید بیان کرتے ہوئے قائد حزب اختلاف مولانا فضل الرحمن نے کہا کہ یہ اہم مسئلہ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت و مبلغین نے متوجہ کیا، میں ان کا ممنون ہوں، یہ تقریباً جس طرح پہرا اور پوکیداری کرتے ہیں، جب کوئی مسئلہ آتا ہے تو اس کو متوجہ کرتے ہیں، ہم ان کے بے حد ممنون ہیں۔ اللہ پاک ان کو جزاۓ خیر عطا فرمائیں۔ اس وقت مسئلہ پاپورٹ کا ہے جو زیادہ تر بر صیرے وابستہ ہے۔ ہندوستان میں جب قادیانیت نے سر اخیاں ملت اسلامیہ نے تمام اختلافات کو ہالائے طاق رکھ کر اس کا تعاقب کیا۔ ۱۹۵۳ء میں بے پناہ قربانیاں رو گئیں، ہر دور میں پرداوں نے شمع رسالت پر جانیں قربانی کیں، اس تحريك کو کوئی سے دھا دیا گیا۔ امت مسلمہ بزرگوں پر آئی تراہیاں دیں، چنانچہ ۱۹۷۴ء میں دوبارہ تحريك

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ذمہ بہ کے خانہ کے لئے تحریک چلانی پڑی، لیکن اس وقت کے لادین حکمرانوں نے ماننے سے الفار کر دیا۔ اب کمپیوٹر انزوڈ پاپورٹ سے ذمہ بہ کا خاذ ختم کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی پاپورٹ میں ذمہ بہ کا خانہ نہیں پوری دنیا میں کہیں بھی ذمہ بہ کا خانہ نہیں اس پر ہم نے عرض کیا کہ ہر ملک کے اپنے مخصوص حالات ہوتے ہیں، حکمران جب ملکہ کام کرتے ہیں تو دوسرے ممالک کی مثال دیتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ اس حقیقت کو بھول دیا پاپنے کرداریانہ کو غیر مسلم اقیقت قرار دینا اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنا یہ پاکستان کی خصوصیت ہے۔ یہ سعودی عرب اور دوسرے ملک کا مسئلہ نہیں، اس لئے آئی تراہیاں دیں، چنانچہ ۱۹۷۴ء میں دوبارہ تحريك

اس ملک میں بیانارثیز کے حقوق محفوظ رہیں گے۔ پاپورٹ میں مذہب کے ائمہار پر اختلاف کیوں؟ اس کو اصلی ٹھیک میں رہنے دیا جائے۔ اس سے کیا نقصان پہنچا؟ اس سے ہمیں فائدہ پہنچے کا نقصان نہیں اور ہمیں اپنے مذہب کے ائمہار پر کسی حرم کی ندامت نہیں ہے۔ اے آرڈی نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے کہ پاکستان کے پاپورٹ کو اصلی ٹھیک اتفاقات جمع میں اس پر ائمہار خیال کیا جائے۔ اس میں رہنے دیا جائے اگر دوسری اقلیتوں کو بنا دیا جاتا تو وہ بھی اس سے اتفاق کرتے۔

جیعت علمائے اسلام (س) کے سربراہ مولانا سمیح الحق نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حکمران امت مسلمہ کو قادریانوں کی ریشہ دو انہوں پاکستان کی بیانادوں کو کوکھلا کرنے میں مصروف ہیں۔ پاپورٹ میں مذہب کے خانہ سے متعلق انہوں نے سینیٹ کی اسٹینڈ میگ کمپنی میں بھال کی قرار دادیں کی۔ کمپنی نے صرف منظور کی ہمکہ حقوق طور پر حکمرانوں سے مطالبہ کیا کہ مذہب کا خانہ بھال کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کا حفظ ہر مسلم کا ذاتی فریضہ ہے اس فریضہ کی ادائیگی میں کسی حرم کا تسلیم برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے خواجہ خواجهان حضرت الامیر مولانا خان محمد صاحب اور قائد جیعیت مولانا فضل الرحمن کا شکر پرداز کیا کہ انہوں نے تمام جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے ختم آزاد بلند کی ہے۔

صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالحییم محمد زیدر نے کہا کہ پورے نظام کو تھہ دہلا کیا جا رہا ہے پاپورٹ میں مذہب کا خانہ گستاخ رسول کی سزاحدود آرڈیننس کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، ہمیں بھی جمع پر یوم احتجاج، مظاہرے مٹانے کی تائید کرنی چاہئے۔ مولانا صاحبزادہ حقیق الرحمن ڈاکٹر

پاکستان کے نصاب تعلیم ایک کیا جائے حالانکہ پاکستان ہنانے کا مقصد اسلامی نظریاتی اساس ہے۔ مسلم یگیوں کا فرض ہے کہ پاکستان کی اسلامی نظریاتی اساس کو محفوظ کرنے کے لئے حکومت کو مجبور کریں بیانداری اور ملے شدہ مسائل کو ممتاز مدد ہنا ہمیں۔ قاضی حسین احمد نے تجویز دی کہ ۲۲ دسمبر ۱۹۷۱ء اور ملک کی مظاہرے کے جامیں۔ اجتماعات جمع میں اس پر ائمہار خیال کیا جائے۔ اس سازش کا راست روکنا قیادت اور عوام دونوں کا فرض ہے۔ ایک عظیم اثنان جدوجہد کے نتیجہ میں حکومت نے فیصلہ کیا کہ پاپورٹ پر ہر چور دروازہ ہے اور مسجد خیز ہے، قادریانی اس پر دور دروازہ سے حرمنے شرطیں میں داخل ہوتا چاہتے ہیں۔

ظفر اقبال جگرانے کہا کہ صدر مجلس مولانا فضل الرحمن، قاضی حسین احمد نے آج اس مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ذاہل ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ شریف الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اس پر بھی خخر ہے کہ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے باشندے ہملا تے ہیں۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا چند باتیں کرتا ہوں: یہ مسئلہ کیوں کھڑا کیا گیا؟ جواب یہ ہتھ ہے کہ یہ مسئلہ ہے ان پالیسیوں کا جس کے تحت قیام پاکستان کے بعد لا الہ الا اللہ کا نعروہ لگا تو اس دن سے اس ملک کے خلاف سازشی شروع ہوئیں تا کہ ہمیں اپنے مقصد سے روکا جائے کہ ایک مغربوں اسلامی ملک بننے نہ پائے۔ جو پالیسی اپنائی اس کو یورپ کیا ایسی پروگرام اخراج ویز ترمیم اسلامی شخص کو نقصان پہنچانا رہے گا، ہمارا مطالبہ کوئی نیا نہیں ہم کو پرانے قانون کو برقرار رکھنا پڑے گا، دوقوئی نظریوں سے اخراج کیا جا رہا ہے جو ملک کے وجود کے لئے خطرناک ہے۔ قائد اعظم نے ۱۱ اگست ۱۹۷۲ء میں واضح کر دیا تھا کہ

آگاہ ہے اس لئے آپ کو تکلیف دی ہا کہ مشترک موقف سامنے لایا جائے۔ مولا فضل الرحمن نے کہا کہ پاپورٹ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کا لفظ کاٹ دیا ہے۔ پاپورٹ میں والد کے بجائے والدہ کا نام لکھا جانے کی تجویز بھی آرہی ہے تاکہ یہ رہب کی مکمل فقیلی ہو۔ اس فورم پر ایک لٹاٹی ایجمنڈ اپنے نگنو کو مرکوز کیا جائے کیونکہ یہ کافی نہیں اسی ایک لٹاٹی ایجمنڈ اپر طلب کی گئی ہے دوسرے مسائل کے لئے دوسرے فورم موجود ہیں۔ لہذا اس فورم سے صرف اسی لٹاٹتے پر نگنو کی جائے۔ میں تو تھی رکھوں گا کہ تمام عوام میں اس مسئلہ میں کسی اور کوششیک نہیں کریں گے۔

قاضی حسین احمد صدر متحده مجلس عمل و امیر جماعت اسلامی پاکستان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صدر مجلس ا مولانا فضل الرحمن صاحب حضرات ملائے کرام زمانے ملت ختم نبوت کا عقیدہ اجمائی عقیدہ ہے، کسی دو رہیں کسی مسلمان نے اختلاف نہیں کیا ہر دور میں اس پر اجماع ا مت رہا اور اس امت کے بعد کوئی اور امت نہیں۔ ختم نبوت کے عقیدہ کی وجہ سے امت کا اتحاد برقرار ہے۔ اگر اس مسئلہ میں رخصہ پڑ جائے تو اس سے امت میں رخصہ پڑ جائے گا۔ قادریانوں تمام مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج گردانے ہیں اور ہمیں الٰہ کتاب کی طرح قرار دیتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ درب العالمین نے کسی بھی حرم کے نئے نبی کا امکان نہیں چھوڑا، موجودہ حکومت ان ملے شدہ مسائل پر رسکشی کر کے ملت اسلامیہ پاکستان کے نئے تشویش کا باعث ہن رہی ہے۔ پاکستان کے نصاب تعلیم کو آغا خان یونیورسٹی سے ملک کیا جا رہا ہے اور کبھی یہ تجویز دی جاتی ہے مثلاً کہ اٹلیا اور

مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ میں مولانا فضل الرحمن اور حضرت خوبی خان محمد صاحب کا شکر گزار ہوں کہ ان کی کادش سے آج تمام مکابح پورا اور دینی و سیاسی جماعتیں کے رہنمای اور علماء میں جسیں کوئی چادر فیصلہ کر کے اٹھیں گے انشاء اللہ یہیں کیا تو ان کا خانہ خراب کر دیں گے۔

مولانا ذاکر سرفراز احمد نسبی ناظم اعلیٰ تعلیم المدارس نے کہا کہ پرویزی حکومت نے جو قدم اٹھایا ہے، ہم اس کا تعاقب کرنے کے لئے جمع ہیں اور ہم تو قع رکھتے ہیں کہ ایم ایم اے بھی عملی قدم اٹھائے گی۔ اس سلسلہ میں انہوں نے چند تجاویز دیں کہ حکومت کے ساتھ کسی قسم کے مذاکرات نہ کرے جائیں۔ سرحد بلوچستان پر بہت زمدادی ہے اس کے خلاف قراردادوں کے ساتھ ساتھ زیادہ مظاہرے کئے جائیں۔ ملکی عقاید پر تمام علماء مشترکہ پریس کانفرنس کریں۔

علامہ ساہد نقی نائب صدر تحریک مجلس عمل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علاقے کرام عالمکدین قوم میں شکر گزار ہوں مولانا فضل الرحمن کا کہ انہوں نے تمام مسائل کو مع کیا، ہم قرارداد کے ساتھ ساتھ ملما تائید کرتے ہیں کہ یہ مختلط نظریہ اور عقیدہ ہے۔ آئین میں قائم نبوت کا مسئلہ ملے شدہ ہے ایک مخصوص ایجنسی پر مختلط نظریہ پر عمل ہو رہا ہے، یہ اس کا بڑا خطرہ ہے۔ اس کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، اس کے لئے تحریک ملک کی اقدار و متعقب کے تھنڈے کے لئے ہو، ہم کسی قربانی سے درفعہ کرنے کے لئے چاہیں۔

اسلام قوم و ملت اسلام کے خادم ہیں جاؤ۔ مولانا عبد الرشید غازی نے جمیعت الحدث والجماعت اسلام آباد کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ کوئی تکفیر جزو پاپورٹ نے جو مذکور ہیں کے وہ سب غلط ہیں۔

حافظ عاکف سعید امیر تعلیم اسلامی نے کہا کہ درویش مشیح حضرات عالمی مجلس تحفظ قائم نبوت اور صدر محترم کا شکر یادا کرنا ہوں اور قرارداد کی بھرپور تائید کرتا ہوں:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہائی اسلامی شخص کو ختم نہیں کرنے دیا جائے گا۔ اس کے لئے مل کر اقدام کرنا چاہئے۔ اور پور آزاد معاشرہ یہا کیا جا رہا ہے۔ میں اپنے والد ذاکر اسرار احمد اور تعلیم اسلامی کی طرف سے مولانا سعی الحق، مولانا فضل الرحمن اور مولانا خان محمد نظیر العالی اور ان کے ساتھیوں کو خراج تھیں پیش کرتا ہوں، میں ہم سب جمع ہیں لک کو بہرنا ماذکور ہے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ نیت

کیس ہے کہ پاپورٹ میں شخص اجاگر نہ کیا جائے۔ اگر اس میں وہ کامیاب ہو جاتے ہیں تو ایک ایک کر کے تمام مسائل قائم کر دیں گے۔ قادیانیوں کی تعلیم یہ ہے کہ اپنی اصلاحیت کو چھپایا جائے اس لئے وہ سازشیں کرتے رہتے ہیں، فارم میں حلیہ بیان کے فارم تو مردہ خانوں میں پڑے جاتے ہیں۔ اس لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پاپورٹ میں مذہب کا خانہ برقرار رکھا جائے۔ یورپ میں محمد احمد نام کو بھی برداشت نہیں کیا جا رہا تو کیا آئندہ محمد واحد بھی ختم کر دیں گے؟

مرکزی جمیعت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ کے لئے چاہیں۔

شرف بھر قانون ساز اسلامی آزاد کشمیر نے کہا کہ جماعت الحدث کے سیکریٹری صدر گرائی قدڑ حضرات علائے کرام مشائخ عظام عقیدہ ختم نبوت پر اس پر گرام میں جتنے لوگ جمع ہیں ہر طرف اضطراب اور بے چینی کی نظا پائی جا رہی ہے۔ یہ

عقیدہ ہمارے ایمان کی روح ہے کچھ عاصر نے پاپورٹ سے مذہب کے خانہ کا خاتمہ کیا اور امام کی طرف سے جارحانہ بیانات آئئے، مرکزی جماعت الحدث سمیت اس موضوع پر جو مولانا نے قدم اٹھایا ہے، نہایت قیادت اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کر رہی ہے، ہم کسی صورت میں کسی قسم کی غیر اسلامی حرکت کی اجازت نہیں دیں گے۔ پاکستان قوی اسلامی میں ۱۹۷۳ء میں جس اتحاد کا مظاہرہ کیا تھا آج وہی تنشہ ہے مولانا فضل الرحمن کو خراج تھیں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے مفتی محمد کے کردار کی یاد تازہ کر دی، ضرورت ہے کہ موڑ قدم اٹھایا جائے۔ مرکزی جماعت الحدث ان مقاصد کے لئے کسی قربانی سے درفعہ نہیں کریں گے۔ دین کے بیانی امور پر ہنپسہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

مولانا ذاکر عبد الرزاق اسکندر نے کہا کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان اور جامعہ العلوم الاسلامیہ بوری ٹاؤن کراچی کی نمائندگی پاکستان کی بیانوں اسلام سے وابستہ ہے۔ اسلام کو مطبولی سے پکڑا جائے۔ شرقی، مغربی پاکستان کے اتحاد کی ضمانت نظام اسلام کے نظاذ میں حقی جو بدعتی سے نافذ نہ کیا گی، حکمرانوں کی کوتاہی کی وجہ اتنا بڑا تقصیان انجام پا کر آدمیاں ملک شائع ہو گیا، درسرے ممالک کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ سعودی عرب میں اگر کوئی غیر مسلم ہے تو ان درکروں کو مستادر ہیں میں غیر مسلم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے حکمرانوں سے کہا کہ دین

ہر مذہب میں کچھ نیادی عقائد اصول ہوتے ہیں جن کی ہاپاکی مذہب و میرے مذہب سے جدا اور ممتاز کھانا ہاتھے

عقائد اسلام اور مرزائیت

قط نمبر ۲

مفتی محمد راشد مدنی

تفابی جائزہ

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت غیرت نہیں ہوئی بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادریانی بھی سابقہ انہیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادریانی کو نبی نہ مانے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

مرزا غلام احمد قادریانی نے لکھا ہے:

”میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا..... اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے میرا یہ نام رکھا ہے اور خدا تعالیٰ کی وجی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔“

(طہیۃ الرؤیاں ص ۳۸۷ روحانی خزانہ ص ۵۰۳ ج ۲)

”سچا خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو پدایت اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔“

(اربعین نمبر ۳۶ روحانی خزانہ ج ۱ ص ۷۳)

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انہیاںے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آئے کر غیرت ہو گیا، آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

”عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه سیکون فی امنیٰ کذا بون ثلاثون کلمہم یزعم انه نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔“ (ابوداؤد ص ۲۷۴ ج ۲)

ترجمہ: ”حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک بھی کہے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔“

نیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے علیحدہ کرتا ہے بلکہ قادریانی مذہب نے میتوں اعلانی عقائد سے انحراف کرایا ہے

عقیدہ ختم نبوت کی سرہنڈی تحریف ناموں رسالت اور فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی ہیں الاؤماں تبلیغ و اصلاحی جماعت ہے۔ یہ جماعت ہر قوم کے سیاسی مناقشات سے بیچھہ ہے۔

تلخیق اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ اقتیاز ہے۔ اندر وون دیر وون ملک ۵۰ دفاتر در اکڑ ۲۴۰ دنیٰ مدارس ہر دو قوت مصروف عمل ہیں۔

لاکھوں روپے کا لائز پیچہ اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں منت قسم کے جاتے ہیں۔

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" اکرائی اور ہبہ نامہ "واک" میان سے شائع ہو رہے ہیں۔

چنانچہ (رہ) میں مجلس کی سرگرمیاں چاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے ہیں رہے ہیں۔

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میان میں دارالبلاغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو ردود قادریت کا کورس کرایا جاتا ہے مدرسہ اور دوسری التصییف بھی مصروف عمل ہیں۔

ملک میں اہل اسلام اور قادریانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

ہر سال دنیا ہر میں عالیٰ مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادریت کے سطھ میں دورے پر رہتے ہیں۔

اس سال بھی حسب سلسلہ طائفیہ میں عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا نظر نس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کافر نسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ اہم ار قادریانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ جبار و تعالیٰ کی نصرت پور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : بیکار و ستوں اور درمند ان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ احمدیات اور عطیات عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیتالاں کو مضبوط کریں، رقوم دینے، وقت مدد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریق سے مصرف میں لا جائے۔

تعاون کی امداد

دریان

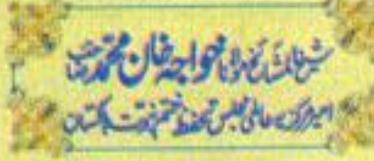
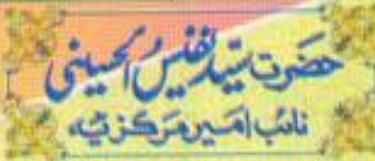
کی کھالیں

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

اکاؤنٹ نمبر: 4-3464 UBL حرم گیٹ براخ میان: NBL-7734, PB-310 حسین آبادی میان

اکاؤنٹ نمبر: 9-300487 NBL ایم اے جناح روڈ براخ: 2-ABL-927 بنوی ٹاؤن بسائیں گراجی



تقریل ذریعہ سلمہ مرکزی دفتر عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ میان، فون: 514122, 542277 Fax: 7780340, 7780337

دفتر، ختم نبوت، پرانی مسماں، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780340 - 7780337